عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

انٹرنیشنل

جلد ۶ - شمارہ ۳

کیا قادیانیوں کو تبلیغ کی اجازت مل گئی ہے؟

مرزا ناصر کا حسرتناک انجام

قادیانیوں کیلئے عبرت کا مقام

رئیس الاحرار چوہدری افضل حق مرحوم

آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ہمو

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ — چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمایئے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹
S-I-T-E

خالص اور سفید —— صاف و شفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ
حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ) کراچی

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد ۶ | ۲۲ تا ۲۸ شوال ۱۴۰۷ھ بمطابق ۱۹ تا ۲۵ جون ۱۹۸۷ء | شمارہ نمبر ۳

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

فون: ۷۷۰۱۱۹۷

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے ـــــ ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے ـــــ فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز	۴۲۵ روپے
افریقہ	۳۷۵ روپے
یورپ	۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا	۳۷۵ روپے
جاپان ـ ملائشیا	۳۷۵ روپے
سنگاپور	۳۷۵ روپے
چائنا	۳۷۵ روپے
فی جی ـ نیوزی لینڈ	۳۷۵ روپے
آسٹریلیا	روپے
خلیجی ممالک	روپے

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ـــ زانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر / کلور کوٹ	حافظ غلام مصطفےٰ قاسمی
جھنگ	غلام حسین
ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیہ محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد ـ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ
بارباڈوس	اسماعیل قاضی
کینیڈا	آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ	اے، کیو انصاری
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
برطانیہ	محمد اقبال،
اسپین	راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	محمد ... اشرف باوید
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشس	محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان

ایڈیٹر و پبلشر: عبدالرحمان یعقوب باوا ـــ طابع سید شاہد حسن ـــ مطبع القادر پرنٹنگ پریس ـــ مقام اشاعت: ۲۰/اے سارہ مینشن ایم اے جناح روڈ کراچی

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

کیا قادیانیوں کو تبلیغ کی اجازت مل گئی ؟

قادیانیوں کے ربوہ سمیت پورے ملک سے درجن بھر ماہنامے اور ہفت وار رسائل شائع ہو رہے ہیں۔ایک روزنامہ اخبار امن کراچی ہے جس کا وطیرہ ہے" با مسلمان اللہ اللہ - با برہمن رام رام" اس اخبار سمیت ان کے تمام ہی رسائل قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں لیکن حکومت زیادہ سے زیادہ کوئی قدم اٹھاتی ہے تو یہ کہ ان کے قابل اعتراض رسالے جو شائع ہو کر پورے ملک میں پہنچ جاتے ہیں۔ ان کی ضبطی کا آرڈر جاری کر دیتی ہے اور بس۔

چنانچہ وہ آئندہ اشاعت میں الفاظ کے ہیر پھیر سے پھر کوئی کچھ لکھ ڈالتے ہیں جن کی وجہ سے وہ رسالہ ضبط کیا گیا تھا قادیانیوں کی مزید دیدہ دلیری یہ ہے کہ ایک رسالہ مکمل طور پر شائع کرنے کے بعد اس کے چند روز کے بعد اس کا ضمیمہ شائع کر دیتے ہیں۔ جو پورے رسالے کی شکل میں ہوتا ہے نکال دیتے ہیں۔ گویا وہ اپنے روزنامہ اخبار الفضل کی کمی اس طرح پوری کر دیتے ہیں۔ ان رسالوں اور ضمیموں میں ان کی پوری سرگرمیاں شائع ہوتی ہیں۔

شہر شہر کے جلسوں اور بیرون ملک کی رپورٹوں کے علاوہ اپنے بھگوڑے پیشواء مرزا طاہر کے "خطبے" شائع ہوتے ہیں جو تبلیغ کا حصہ بلکہ کھلی تبلیغ ہے۔

ہمارے پیش نظر اس وقت ربوہ سے شائع ہونے والا ماہنامہ رسالہ "انصار اللہ" کا اپریل کا شمارہ ہے جس پر آج کی محفل میں ہم سرسری نظر ڈالتے ہیں۔

۱- اس کے اداریہ نگار نے اپنے پیشوا مرزا طاہر کی جدائی پر آنسو بہائے ہیں اور اس کے ملک سے فرار کو ہجرت قرار دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "شدائد و مصائب اور حوادث و نوائب کے نتیجہ میں بعض اوقات ہجرت لازم ہو جاتا ہے" اور اس ثبوت کے مرزا محمود جیسے رسالہ نے "مصلح موعود" لکھا ہے اس کی تحریر پیش کی ہے۔

"چوتھا مطالبہ یہ ہے کہ قوم کو مصیبت کے وقت کی ضرورت ہے ۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کہتا ہے کہ مکہ میں اگر تمہارے خلاف جوش ہے تو کیوں باہر کے ملکوں میں نکل کر پھیل نہیں جاتے"...... قادیان بے شک ہمارا مرکز ہے مگر کیا معلوم ہمیں شوکت و طاقت کا مرکز کہاں ہیں .... دنیا کے کسی ملک میں بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے جب ہمیں یہ معلوم ہو کہ لوگ بلا وجہ جماعت کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا ضروری فرض ہو جاتا ہے کہ ہم باہر جائیں اور تلاش کریں کہ ہمارے مدنی کہاں سے شروع ہوتی ہے (ص ۳ - ۳)

آگے چل کر لکھتا ہے۔

چنانچہ صبح نور کی بشارت سناتے ہوئے مطلع شرق سے وہ ماہ (ماہ مرزا طاہر کر ... ہ گیا) بادلوں کی اوٹ میں چلا گیا۔ اور ہجرت کر کے مطلع غرب پر جا چکا" (ص ۴) یہ تو سب جانتے ہیں ہجرت کافر ملک سے ہوتی ہے۔ ماہنامہ انصار اللہ کے ایڈیٹر نے مرزا طاہر کے فرار کو ہجرت قرار دے کر ایک طرف وہ تمام قادیانیوں کو پاکستان سے "ہجرت" کی لائن دے رہا ہے تو دوسری طرف یہ بھی بتایا ہے کہ پاکستان ایک کافر ملک ہے اور یہاں سے ہجرت اب لازم اور فرض ہو چکی ہے مزید اشتعال انگیزی یہ کہ وہ مرزا طاہر کے ملک سے فرار کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدنی زندگی سے تشبیہہ دے رہا ہے۔

۴۷ء سے پہلے قادیانی قادیان سے ربوہ منتقل کو مدنی زندگی کہتے ہیں! اور قادیان واپسی کے خواب دیکھتے رہے یہاں تک کہ مرزا محمود اور اس بیری لاشیں بھی امانتاً دبائی گئیں تاکہ جوں ہی ان کے عقیدے کے مطابق اکھنڈ بھارت بنے تو انہیں قادیان کے "بہشتی مقبرے" میں مرزا قادیانی کے پہلو میں دبا دیں۔ لیکن اب وہ انگلینڈ میں ملکہ الزبتھ کے زیر سایہ زندگی گزارنے کو مدنی زندگی قرار دے رہے ہیں اگر وہاں کے عیسائی قادیانیوں کے خود ساختہ مسیح کے خلاف حرکت میں آ گئے اور مسلمان انگلستان نے بھی حفاظت کلمہ کی تحریک شروع کر دی جو کہ ہماری اطلاع کے مطابق شروع ہو چکی ہے تو مرزا طاہر کو وہاں سے پناہ لینی پڑے گی اور پھر قادیانی وہاں کی مدنی زندگی کہنا شروع کر دیں گے۔ گویا جس طرح قادیانیوں کا بہشتی مقبرہ ان کے پیشواؤں کے ساتھ گردش کرتا رہتا ہے تو اسی طرح ان کی مدنی زندگی بھی گردش کرتی رہے گی۔

اسی رسالہ میں مرزا طاہر کا خطبہ شائع ہوا ہے جس میں وہ اپنی زبان "استعارے" کی زبان صحابہ کا درجہ دیتے ہیں:۔

خدا کی قسم! سب سے بڑا انعام دنیا میں جو کسی قوم کو مل سکتا تھا وہ یہی تھا کہ خدا نے پاک خو، پاک فطرت والے جو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلنے والے ہیں۔ وہ دوبارہ اس دنیا میں پیدا کر دیے ہیں۔

یاد رہے کہ مرزا قادیانی کے بارے میں ان کا عقیدہ کہ ہے کہ خاتم الانبیاء محمد الرسول اللہ دوبارہ پہلی شان سے بھی زیادہ شان کے ساتھ مرزا قادیانی کی صورت میں قادیان میں آ گئے چنانچہ ان کے یہ دو شعر کئی مرتبہ نقل کیے جا چکے ہیں۔

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں
محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل — غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں

بعینہٖ اسی طرح مرزا طاہر اپنی ذریت کے بارے میں کہہ رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ صحابہ کرامؓ جو آپؐ کی ذات اقدس پر اپنی جان و مال الغرض سب کچھ نچھاور کرتے تھے۔ اور آپؐ کی ایک ایک سنت پر عمل کرتے تھے آج وہ (قادیانیوں کی صورت میں) دوبارہ دنیا میں پیدا کر دیے ہیں" (ص۱۳)

اس کے بعد مرزا طاہر استعارے کی زبان میں اپنے دادا مرزا قادیانی کا نام لیے بغیر یوں کہتا ہے "قرآن کریم نے انسانی نظام میں بھی ایک پڑدلی کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ باوجودیکہ آسمان سے ایک نور (مرزا قادیانی) نازل ہو چکا ہے۔ ہر قسم کی ہدایت مل گئی ہے۔ دلوں کو گرمانے والی وجود جیسا پہلا کبھی نہیں آیا تھا دلیا وجود ظاہر ہو گیا مرزا قادیانی دجال کے مرتبے اور مقام کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھا دیا گیا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث پاک میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک نشانی یہ بیان کی ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہو کر عادل حکمران ہوں گے۔ حدیث پاک میں **حکماً عدلا** کے لفظ آئے ہیں اسی رسالے میں ص۲۲ پر مرزا قادیانی کو حکماً عدلاً کہا گیا ہے۔ لکھا گیا ہے:۔

آخر یہ حکماً عدلاً کا عمل اور آپؐ کا (مرزا قادیانی) ارشاد نقل کرنا ضروری سمجھتا ہے"

اس عبارت میں اسی استعارے کی زبان میں مرزا قادیانی کو حکماً عدلاً کہہ کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک مصداق مرزا قادیانی کو ٹھہرایا ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ مرزا قادیانی ہی مسیح ہے۔

آگے چل کر ص۳۲ پر ایک مضمون میں "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بوقت وفات صرف چند کھجوریں ہی اثاثہ تھیں اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پاس وفات کے وقت صرف ایک روپیہ تھا" اس طرح یہ عبارت لکھ کر مرزا دجال کو آنحضرتؐ کے پہلو بہ پہلو لا کھڑا کیا ہے (العیاذ باللہ)

قادیانی حضرات کھل کر یہ نہیں کہہ سکتے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوت جاری ہے۔ لیکن استعارے کی زبان میں وہ بات کر جاتے ہیں۔ چنانچہ اسی رسالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب آپؐ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ کے بارے میں یہ ضعیف روایت نقل کی ہے کہ اگر یہ (ابراہیم) زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا۔ اس طرح استعارے کی زبان میں یہ تاثر دیا کہ آنحضرت صلی اللہ کے بعد سلسلہ نبوت جاری ہے۔

الغرض اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ ملک میں قادیانیوں کی تبلیغ پر پابندی لگ جانے کے باوجود ان کے رسائل و جرائد نہ صرف تبلیغ کر رہے بلکہ اوقات ان کی تحریریں دلآزاری کا باعث بھی بن رہی ہیں ہم حکومت پاکستان خاص طور جنرل محمد ضیاء الحق اور وزیر اعظم جونیجو صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا قادیانیوں کو تبلیغ اور دلآزار تحریریں لکھنے کی اجازت مل گئی ہے۔

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ (القرآن)

سراج الائمہ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی مجلس

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

ایک دفعہ شہر میں کسی کی بکری گم ہوگئی جب آپ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے تحقیق فرمائی کہ بکری کتنے دن تک زندہ رہتی ہے معلوم ہوا کہ سات سال چنانچہ آپ نے سات سال تک بکری کا گوشت نہیں کھایا۔

(امام اعظم ابو حنیفہ صـ۳۸۶)

ایک دفعہ ایک نوجوان آدمی امام صاحب کی مجلس میں حاضر ہوا اور گوشہ میں کھڑے ہو کر زور زور سے آپ پر تنقید کرنے لگا لوگوں کو اس کی اس حرکت پر سخت غصہ آیا لیکن آپ نے سب کو منع فرمایا کہ اس کو کچھ نہ کہا جائے جب امام صاحب اپنے دروازے پر پہنچے تو فرمایا بھائی اگر کوئی کمی رہ گئی ہو تو اور کہہ لو اب میں اندر جاتا ہوں یہ حلم دیکھ کر وہ آدمی شرمندہ ہوا اور معافی چاہی۔

(امام اعظم ابو حنیفہ صـ۳۹۱)

ایک رومی سے مناظرہ در بغداد میں ایک رومی آیا اور اس نے خلیفہ سے آ کر عرض کیا جناب میرے یہ تین سوال ہیں اگر آپ کی سلطنت میں کوئی ہو تو بلائیے۔ خلیفہ نے اعلان کرا دیا سب علماء جمع ہوئے امام صاحب بھی تشریف لائے رومی ممبر پر چڑھا اور اس نے سوال کیا (۱) بتاؤ خدا سے پہلے کون تھا؟ (۲) بتاؤ خدا کا رخ کدھر ہے؟ (۳) بتاؤ خدا اس وقت کیا کر رہا ہے؟ یہ سوال سن کر تمام خاموش ہوگئے۔ سراج الائمہ امام صاحب آگے بڑھے اور کہا میں جواب دوں گا مگر شرط یہ ہے کہ آپ ممبر سے نیچے اُتر آئیں رومی ممبر سے نیچے آگیا امام صاحب ممبر پر جا بیٹھے اور سوال دہرانے کو کہا رومی نے سوالات کا اعادہ کیا تو امام صاحب نے فرمایا (۱) گنتی شمار کرو۔ رومی نے گنتی شروع کیا امام صاحب نے روکا اور کہا ایک سے پہلے گنو رومی نے کہا ایک سے پہلے کوئی گنتی نہیں ہے تو امام صاحب نے کہا تو خدا سے پہلے بھی کوئی نہیں ہے۔ (۲) اور دوسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ امام صاحب نے ایک شمع روشن کی اور فرمایا اس کا رخ کدھر ہے؟ رومی نے کہا سب کی طرف کو ہے امام صاحب نے فرمایا خدا تعالیٰ کا رخ سب طرف ہے (۳) اور تیسرے سوال کا جواب یہ ہے کہ خدا نے تجھے نیچے اتار دیا اور مجھے اوپر چڑھا دیا اور رومی یہ سن کر شرمندہ ہوا اور واپس چلا گیا۔ موفق صـ۱۵۸ ج ۱

کوفہ میں ایک شخص تھا جو حضرت عثمانؓ کو کافر اور یہودی کہا کرتا تھا امام صاحب کو خبر ہوئی تو اس کے پاس گئے اور کہا بھائی! میں تیری لڑکی کے لئے ایک آدمی کا رشتہ لے کر آیا ہوں وہ آدمی حافظ قرآن ہے رات بھر نماز میں قرآن پاک پڑھتا ہے خدا کے خوف سے بہت روتا ہے۔ لیکن وہ یہودی ہے اس نے کہا چہ خوش کیا میں اپنی لڑکی کی شادی یہودی سے کر دوں؟ امام صاحب نے فرمایا تو پھر پیغمبرؐ نے ایک چھوڑ دو لڑکیوں کی شادی حضرت عثمانؓ سے کیوں کر دی؟ یہ سن کر وہ شرمندہ ہوا اور توبہ کی اور اپنی حرکت سے باز آیا۔

اہل مدینے سے مناظرہ: ایک مرتبہ امام صاحب کی خدمت میں مدینہ منورہ سے کچھ حضرات آئے اور انہوں نے کہا کہ ہم آپ سے قراۃ خلف الامام پر مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ امام صاحب نے فرمایا تم سب سے ایک ساتھ کس طرح مناظرہ ہو سکتا ہے تم اپنے میں سے سب سے زیادہ عالم کو منتخب کر لو۔ انہوں نے ایک آدمی کو منتخب کر دیا امام صاحب نے فرمایا یہ تم میں سب سے زیادہ عالم ہے۔ انہوں نے کہا ہاں تب امام صاحب نے فرمایا کہ مناظرہ ختم اس وجہ سے کہ تم عالم امام کو اسی لئے تو منتخب کرتے ہیں حدیث شریف میں موجود ہے

مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ قِرَاءَةٌ لَهُ

جس کا امام موجود ہو امام کی قراۃ اُس کی قراۃ ہوتی ہے یعنی امام کی قراۃ مقتدی کی قراۃ ہے۔ (موفق صـ۱۴۸ ج ۱)

اقوال زریں امام ابو حنیفہؒ

۱۔ تحصیل علم سب پر مقدم رکھو۔

۲۔ جس وقت اذان کی آواز آئے فوراً نماز کے لئے تیار ہو جاؤ۔

۳۔ روزانہ تلاوت قرآن کریم کی عادت ڈالو۔

۴۔ کبھی قبرستان کی طرف نکل جایا کرو۔

۵۔ تقویٰ اور امانت کو فراموش مت کرو۔

۶۔ لہو ولعب سے پرہیز کرو

۷۔ پڑوسی کی برائی دیکھو تو پردہ پوشی کرو

۸۔ موت کو یاد رکھو

۹۔ اپنے استاد کے لئے استغفار کرتے رہو

۱۰۔ خطا میں لوگوں کی اتباع مت کرو بلکہ صواب میں کرو

۱۱۔ لوگوں میں کثرت سے ذکر اللہ کرو

۱۲۔ ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو۔

۱۳۔ پہلے علم طلب کرو، پھر حلال طریقے سے مال جمع کرو پھر شادی کرو اس لئے کہ اگر تحصیل علم کے وقت تم نے مال جمع کرنا شروع کر دیا تو تحصیل علم سے رک جاؤ گے۔

۱۴۔ بخل سے پرہیز کرو اس کے سبب سے مبغوض ہو جاتا ہے۔

۱۵۔ جب راستے میں چلو تو دائیں بائیں مت دیکھو بلکہ نظر کو زمین پر رکھو۔

۱۶۔ فاسق و فجار کے ساتھ مت بیٹھو۔

باقی صفحہ پر

إن الدين عند الله الإسلام (القرآن)

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ رض قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَلّٰى يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ صَامَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَصَدَّقَ يُرَائِيْ فَقَدْ اَشْرَكَ۔

(رواہ احمد، کذا فی المشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے ریا کی نیت سے نماز پڑھی، اس نے شرک کیا۔ جس نے ریا کے ارادہ سے روزہ رکھا، اس نے شرک کیا، جس نے ریا کی نیت سے صدقہ دیا، اس نے شرک کیا۔

فائدہ:۔ یعنی جس نے ان عبادتوں میں اللہ جل شانہٗ کے ساتھ دوسروں کو شریک بنالیا اور وہ وہ لوگ ہیں جن کو دکھانا مقصود ہے، اس نے اپنی عبادت کو خالص حق تعالیٰ شانہٗ کے لیے نہیں رکھا، بلکہ اس کی عبادت ان لوگوں کی عبادت بن گئی اور اس عبادت کی غرض میں ان کا حصہ بھی ہو گیا جن کو دکھانا مقصود ہے۔

یہ بہت ہی اہم چیز ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جو عبادت بھی ہو خالص اللہ جل شانہٗ کی رضا کے واسطے ہو، اس میں کوئی فاسد غرض ریا، شہرت، وجاہت وغیرہ ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ کہ اس میں "نیکی برباد گناہ لازم" ہو جاتا ہے۔ احادیث میں بہت کثرت سے اس پر وعیدیں و تنبیہیں وارد ہوئی ہیں۔

ایک حدیث قدسی میں حق سبحانہٗ وتقدس کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ میں سب شریکوں میں سب سے زیادہ بے پرواہ ہوں، جو شخص کسی عبادت میں میرے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کر دیتا ہے میں اس عبادت کرنے والے کو اس کے (بنائے ہوئے) شریک کے ساتھ چھوڑ دیتا ہوں (مشکوٰۃ) یعنی وہ اپنا بدلہ اور ثواب اس شریک سے جاکر لے مجھ سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ایک منادی اعلان کرے گا کہ جس شخص نے اپنے کسی عمل میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک کیا ہے وہ اس شریک سے اپنا ثواب مانگ لے، اللہ جل شانہٗ شرکت سے بے نیاز ہے۔ (مشکوٰۃ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم لوگ دجال کا تذکرہ کر رہے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں جس کا میں تم پر دجال سے بھی زیادہ خوف کرتا ہوں۔ ہم نے عرض کیا کہ ضرور بتائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شرک خفی ہے، مثلاً ایک آدمی نماز پڑھ رہا ہے۔ (اخلاص سے شروع کی ہے) کوئی شخص اس کی نماز کو دیکھنے لگے (وہ آدمی کے دیکھنے کی وجہ سے اپنی نماز لمبی کر دے۔

ایک دوسرے صحابی رض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھے تم پر سب سے زیادہ خوف چھوٹے شرک کا ہے۔ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا چھوٹا شرک کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ریا ہے۔ ایک حدیث میں اس کے بعد یہ بھی ہے کہ جس دن حق تعالیٰ شانہٗ بندوں کو ان کے اعمال کا بدلہ عطا فرمائیں گے، ان لوگوں سے یہ ارشاد ہوگا کہ جن کو دکھانے کے لیے کئے تھے دیکھو ان کے پاس تمہارے اعمال کا بدلہ ہے یا نہیں (مشکوٰۃ)

قرآن پاک میں بھی حق تعالیٰ شانہٗ کا پاک ارشاد ہے

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا (کہف)

ترجمہ: جو شخص اپنے رب سے ملنے کی آرزو رکھے (اور ان کا محبوب و مقرب بننا چاہے) تو نیک کام کرتا رہے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں بعضے (دینی) مواقع میں اللہ جل شانہٗ کی رضا کے واسطے کھڑا ہوتا ہوں مگر میرا دل یہ چاہتا ہے کہ میری اس کوشش کو لوگ دیکھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا کوئی جواب مرحمت نہیں فرمایا۔ حتیٰ کہ یہ آیت نازل ہو گئی۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک صاحب نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں صدقہ کرتا ہوں اور صرف اللہ جل شانہٗ کی رضا مقصود ہوتی ہے مگر دل یہ چاہتا ہے کہ لوگ مجھے اچھا کہیں، اس پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔

ایک حدیث قدسی میں ہے حق تعالیٰ شانہٗ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے عمل میں میرے ساتھ کسی دوسرے شخص کو شریک کرتا ہے تو میں اس عمل کو سارے ہی کو چھوڑ دیتا ہوں۔ میں صرف اسی عمل کو قبول کرتا ہوں جو خاص میرے لیے ہو۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ ایک اور حدیث میں ہے اللہ جل شانہٗ فرماتے ہیں کہ میں اپنے ساتھی کے ساتھ بہترین تقسیم کرنے والا ہوں جو شخص اپنی عبادت میں میرے ساتھ کسی دوسرے کو ساجھی کر دے میں اپنا حصہ بھی اسی ساجھی کو دے دیتا ہوں۔ ایک میں ہے کہ جہنم میں ایک وادی ایسی ہے جس سے جہنم خود بھی چار سو مرتبہ روزانہ پناہ مانگتی ہے۔

إن الدين عند الله الإسلام (القرآن)

تعلیمِ نسواں اور صحابیات

اسلام میں تعلیم نسواں کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عہد مبارک میں کنیزوں کو بھی تعلیم سے محروم نہیں رکھا آپ بار بار اپنے صحابہ کرامؓ کو ہدایت فرمایا کرتے تھے کہ اپنی کنیزوں اور باندیوں کو تعلیم و تربیت میں خصوصی اہتمام کیا کریں چنانچہ صحیح بخاری کی کتاب النکاح میں یہ حدیث مذکور ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا۔

"جس شخص کے پاس کوئی نوعمر کنیز ہو اور وہ اسے عمدہ تعلیم اور تہذیب و شائستگی سکھائے پھر اس کو آزاد کرکے اس سے نکاح کرلے تو اُسے دگنا ثواب ہوگا۔"

اس حدیث شریف سے جس طرح تعلیم و تربیت کی اہمیت کا ثبوت ملتا ہے اسی طرح یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ اس زمانہ کی مروجہ غلامی کو بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ اور انہیں آزاد کرنے کے ہر طریقے کی نہ صرف ترغیب دیا کرتے تھے بلکہ اس مظلوم اور لاوارث طبقے کا معیار زندگی بلند کرنے کے لئے بھی انتہائی کوشش صرف فرمایا کرتے تھے تاکہ یہ حقیر و کمتر غلام اور کنیزیں بھی تعلیم و تربیت حاصل کرکے اسلامی معاشرہ ایک معزز اور صالح رکن بن جائیں اور یہ اسی صورت میں ممکن ہوسکتا ہے جب کنیزوں کو مناسب تعلیم و تربیت دے کر انہیں اسلامی معاشرے میں جذب کرلیا جائے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ آپ تعلیم کو عزت و احترام کا معیار سمجھتے تھے اور جب آپ کنیزوں کے لئے اس قدر اہتمام فرماتے تھے تو آزاد مسلم خواتین کے لئے تعلیم کو اس سے زیادہ ضروری اور اہم سمجھتے تھے۔

دیگر نسوانی مراعات۔ اسلام میں عورت کا سب سے بڑا فریضہ یہ ہے کہ وہ بہترین منتظم خانہ بنے لہٰذا اسلام نے اسے ان تمام فرائض سے سبکدوش کردیا تھا۔ جو بیرون خانہ انجام دیئے جاتے ہیں اس سلسلے میں مردوں کے مقابلے میں خواتین کو شریعت کی طرف سے مندرجہ ذیل مراعات حاصل ہیں

۱۔ ان پر سے روزی کمانے کا فرض ساقط ہوگیا ہے اور ان کے بجائے مردوں پر ان کے اخراجات کے کفیل ہونے کی ذمہ داری عائد کی گئی ہے تاکہ خواتین اپنا تمام وقت امور خانہ داری اور بچوں کی تعلیم و تربیت پر صرف کرسکیں۔

۲۔ انہیں جہاد اور سخت جنگی خدمات سے سبکدوش کردیا گیا ہے البتہ بوقت ضرورت وہ مجاہدین کی تیمارداری اور ان کی نجی خدمت کرسکتی ہیں۔

۳۔ ان پر نماز جمعہ واجب نہیں ہے نیز ان کے لئے نماز باجماعت مسجد میں آکر پڑھنا ضروری ہے اور نماز جنازہ پڑھنا بھی ان پر لازم نہیں ہے۔

ان تمام باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اسلام نے خواتین کے مزاج اور طبعیت کے مطابق ان کے حسب حال فرائض متعین کئے ہیں اور دیگر امور میں انہیں مردوں کے مساوی حقوق دیئے گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر شعبہ زندگی مسلم خواتین نے مردوں کے دوش بدوش کام کیا اور اسلامی تاریخ میں ہر علم و فن میں نامور مسلم خواتین گزری

مجاہدہ صحابیات! اسلام نے خواتین کے لئے جو حقوق و فرائض مقرر کئے ہیں وہ محض نظریات پر مبنی نہیں ہیں مسلم خواتین کو یہ سب حقوق عملی طور پر حاصل تھے اور قرون اولیٰ کی خواتین نے ان پر عمل کرکے دکھایا ہے ایک طرف وہ خانہ داری کے تمام فرائض محنت اور جانفشانی کے ساتھ انجام دیتی تھیں تو دوسری طرف بوقت ضرورت جان و مال سے جہاد کرنے میں کسی طرح مردوں سے پیچھے نہیں رہیں جنگ کے موقع پر ہنگامی ضرورتوں کے لئے وہ اپنے زیور اور مال و دولت قربان کرتی تھیں اس کے ساتھ ساتھ وہ مہاجروں کے ساتھ ہجرت میں شریک ہوئیں اور جہاد کے موقع پر جہاد میں شریک ہوئی تھیں۔ وہاں ان سے جو خدمات لی جاتی تھی ان کے انجام دینے میں وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتی تھی اور ازواج مطہراتؓ بھی اس قسم کے کاموں کو انجام دیتی تھی۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ "میں نے حضرت عائشہؓ اور ام سلیمؓ کو دیکھا کہ وہ جنگ کے دوران نہایت مستعدی کے ساتھ مشک بھر کر لاتی تھیں اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں اور جب وہ مشکیں خالی ہوجاتی تھیں تو وہ دوبارہ بھر لاتیں"

جنگ میں خواتین کے فرائض، حضرت ام زیاد جنگ خیبر میں ہم چھ عورتیں جہاد میں شرکت کے لئے روانہ ہوگئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب ہماری شرکت کی اطلاع ملی تو انہوں نے پسند نہیں فرمایا۔

ہم نے عرض کیا۔

یارسول اللہ۔ ہم کو اون بننا آتا ہے جہاد میں اس ضرورت ہوتی ہے زخمیوں کی دوائیں بھی ہمارے پاس ہیں لہٰذا جو کوئی زخمی یا بیمار ہوگا اس کی ہم تیمارداری اور علاج کرسکیں گے اور انہیں ستو گھول کر پلائیں گے اور اگر یہ سب کچھ نہ ہوسکا تو ہم تیر اور دوسرے ہتھیار اٹھا کر مجاہدین کو دیں گے۔ ہماری یہ باتیں سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں میدان جنگ میں شرکت اجازت دے دی۔

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ (القرآن)

(سنن ابوداؤد)

حضرت صفیہ کے کارنامے :۔ مسلم خواتین ضرورت کے وقت اپنی حفاظت کے لئے ہتھیار اُٹھا لیتی تھیں اور مردوں کو جہاد پر آمادہ کرتی تھیں چنانچہ جنگ احد میں ایک غلط فہمی کی وجہ سے جب مسلمان بھاگنے لگے تو آنحضرتؐ کی پھوپھی حضرت صفیہؓ نے بھاگنے والے مسلمانوں کے منہ پر برچھے مار مار کر واپس بھیجا اسی طرح جب غزوہ خندق میں جب آپ نے مسلم خواتین کو ایک قلعہ میں بند کر دیا تھا تو اس موقع پر یہودیوں کی ایک جماعت نے عورتوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا اور حالات معلوم کرنے کے لئے ایک یہودی کو بھیجا۔ حضرت صفیہؓ کو جب یہ معلوم ہوا تو وہ ایک خیمے کا کھونٹا لے کر باہر نکلے اور اس کا سر کچل دیا اس کے بعد اس کا سر کاٹ کر یہودیوں کے مجمع میں پھینک دیا یہ دیکھ کر یہودیوں پر رعب طاری ہو گیا اور وہ حملے سے باز رہے (اسد الغابہ)

ربیع بنت معوذ انصاریہ صحابیہ بھی آنحضرتؐ کے ساتھ اکثر جنگوں میں شریک ہوئی تھیں وہ زخمیوں کی تیمارداری اور علاج کرتی تھیں مقتولین اور شہداء کرام کی لاشیں اُٹھا لایا کرتی تھیں اسی طرح وہ اسلام کی حمایت کے لئے ہر وقت تیار رہتی تھیں ان کے والد حضرت معوذؓ ابوجہل کے قاتلوں میں سے تھے۔

حضرت اُم عمارہ :۔ حضرت اُم عمارہؓ صحابیہ انصاریہ کے مجاہدانہ کارنامے بہت زیادہ مشہور ہیں۔ وہ اُحد، حدیبیہ، خیبر، عمرۃ القضاء اور حنین و یمامہ کی جنگوں میں خصوصیت کے ساتھ شریک جنگ اُحد میں اُن کے کارنامے بہت ہی قابل قدر ہیں اس غزوہ میں اُن کی عمر تینتالیس ۴۳ برس تھی ان کے شوہر اور دو بیٹے بھی اس جنگ میں شریک تھے جب کافروں نے پیچھے ہٹ کر دوبارہ حملہ کیا اور آگے بڑھنے لگے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے آگئیں اور نہایت بہادری کے ساتھ کافروں کو آپؐ کے قریب آنے سے روکتی رہیں بعد میں انہیں ڈھال ملی تو وہ اس کے ساتھ اپنی بہادری کے جوہر دکھانے لگیں وہ خود فرماتی ہیں کہ اُحد کی لڑائی میں جب مسلمان منتشر ہو گئے تو ابن قمیہ یہ کہتا ہوا آگے بڑھا "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہاں ہیں" یہ سن کر حضرت مصعب بن عمیر اور چند آدمی اس کے مقابلے کے لئے آئے میں بھی ان میں شامل تھا اس کافر نے میرے کندھے پر تلوار ماری اس کے جواب میں میں نے بھی کئی حملے کئے مگر چونکہ وہ دوہری زرہ پہنے ہوئے تھا اس لئے ہمارے حملے پر اس پر کوئی اثر نہ کر سکے مجھے اس جنگ میں کئی زخم آئے مگر اس کے حملے سے جو زخم آئے وہ سال بھر کے علاج سے بھی اچھا نہ ہوا اس جنگ میں مسلمانوں کو اس وجہ سے بھی نقصانات برداشت کرنے پڑے کہ کفار مکہ گھوڑوں پر سوار تھے اور ہم پیدل تھے اگر وہ بھی پیدل ہوتے تو صحیح طریقے سے مقابلہ ہو سکتا تھا تاہم جب کبھی ان کا گھوڑا سوار آ کر مجھ پر حملہ کرتا تو میں اس کے حملوں کو ڈھال پر روکنے کی کوشش کرتی تھی اور جب وہ پیٹھ موڑ کر جاتا تھا تو میں اس کے گھوڑے کی ٹانگ پر حملہ کرتی تھی۔ ٹانگ کے کٹنے سے گھوڑا گر جاتا تھا اور اس کے ساتھ سوار بھی گر جاتا۔ اس وقت میں اور میرا لڑکا مل کر اس کا کام تمام کر دیتے۔

حضرت اُم عمارہؓ کے فرزند :۔ حضرت اُم عمارہ کے فرزند حضرت عبداللہ بن زیدؓ فرماتے ہیں :۔ جنگ میں میرا بازو زخمی ہو گیا اس خون کسی صورت بھی نہ تھمتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اس پر پٹی باندھ لو" اتنے میں میری والدہ (اُم عمارہؓ) آگئیں انہوں نے اپنی کمر میں سے کپڑا نکال کر پٹی باندھی اس کے بعد مجھ سے فرمانے لگیں جا کافروں سے مقابلہ کر۔ اُم عمارہؓ فرماتی ہیں کہ اس وقت ایک کافر سامنے آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہی وہ شخص ہے جس نے تمہارے فرزند کو زخمی کیا ہے" یہ دیکھ میں آگے بڑھی اور اس کی پنڈلی پر تلوار ماری جس سے وہ زخمی ہو کر بیٹھ گیا حضورؐ نے خود مسکرا کر فرمایا "تم نے اپنے بیٹے کا بدلہ لے لیا" اس کے بعد اور لوگ پہنچ اور انہوں نے اس کا کام تمام کر دیا۔

جنگ یمامہ میں شرکت :۔ حضرت ام عمارہؓ نے نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مجاہدانہ کارنامے انجام دیئے بلکہ آپ کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ کے عہد خلافت میں جب عرب کے بعض قبائل مرتد ہو گئے تھے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کی سرکوبی کے لئے مسلمانوں کے لشکر بھیجے اس قسم ایک جنگ یمامہ میں بھی حضرت اُم عمارہ نے شرکت کر کے مردوں کی طرح جہاد کیا۔ اس میں ان کا ایک بازو قطع ہو گیا تھا۔ اس کے علاوہ گیارہ زخم ان کے جسم پر آئے اور اسی حالت میں وہ مدینہ منورہ پہنچ گئی تھیں۔

دیگر مجاہدہ صحابیات :۔ اکثر اسلامی معرکوں میں ماں بیٹے کے ہمراہ بہن بھائی کے ہمراہ بیوی شوہر کے ہمراہ میدان جنگ میں رہی۔ ۱۳ھ میں دمشق کے حملے کے دوران جب حاکم دمشق کے ہاتھوں ابانؓ بن سعد شہید ہوئے تو ان کے جنگی اسلحہ سے مسلح ہو کر ان کی جگہ اُن کی بیوی اُم ابانؓ بنت عقبہ، میدان جنگ میں پہنچ گئیں اور تیراندازی سے رومیوں کے چھکے چھڑا دیئے جنگ یرموک میں اپنے شیر دل شوہر ابوسفیانؓ کے ہمراہ اور اسماء بنت ابی بکر اپنے شوہر حضرت زبیرؓ کے دوش بدوش جنگ اجنادین اُم حکیم اپنے شوہر سردار حارث بن ہشام مخزومی کے ساتھ جزیرہ قبرص کی مہم میں اُم حرامؓ اپنے شوہر عبادہ بن الصامت کے ہمراہ رومیوں و شام

باقی صفحہ ۳۰ پر

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

علم

مرسلہ: حافظ [illegible]

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا:

۱ علم حاصل کرو، اس کا حاصل کرنا طاعت ہے۔
۲ اس کا درس تدریس تسبیح ہے۔
۳ اس کی تحقیق جہاد ہے۔
۴ اس کی تعلیم ایسے شخص کو دینا، جو علم نہیں رکھتا، صدقہ ہے۔
۵ مستحقین پر اس کو صرف کرنا قربت ہے۔
۶ حلال و حرام کا آلہ شناخت ہے۔
۷ جنت پہنچنے کا راستہ ہے۔
۸ وحدت میں مونس ہے۔
۹ غربت میں رفیق ہے۔
۱۰ فراخی اور تنگی میں رہنما ہے۔
۱۱ دشمنوں کے مقابلہ میں ہتھیار ہے۔
۱۲ جلیل القدر لوگوں کی زینت ہے۔
۱۳ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ بہت سی قوموں کو رفعت دیتا ہے۔
۱۴ ان کو خیر کا امام بناتا ہے۔
۱۵ ان کا اقتدار کیا جاتا ہے۔
۱۶ ان کے اعمال بغرض اقتداء دیکھے جاتے ہیں
۱۷ ان کے آثار سے اقتباس کیا جاتا ہے۔
۱۸ ملائکہ ان کی دوستی کی رغبت کرتے ہیں اور اپنی عبادت میں ان کی ثنا کرتے ہیں۔
۱۹ ان کے سامنے تواضع سے اپنے بازو جھکا دیتے ہیں۔
۲۰ ان کے لیے دریا کی مچھلیاں اور اس کے کیڑے مکوڑے اور خشکی کے درندے اور اس کے چوپائے تک استغفار کرتے ہیں۔
۲۱ علم جہالت کے قلوب کی حیات اور ان کے ابصار کا نور اور ان کے ضعف ابدان کی قوت ہے۔
۲۲ اللہ تعالیٰ اس کے حامل کو اخیار کے منازل میں ٹھہراتا ہے۔
۲۳ اس کو ابرار کی صحبت عطا فرماتا ہے۔
۲۴ اس کو دنیا و آخرت میں رفعت دیتا ہے۔
۲۵ علم ہی سے اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور عبادت کی جاتی ہے۔
۲۶ علم ہی سے اس کی معرفت اور توحید میسر ہوتی ہے،
۲۷ علم ہی سے ارحام کا صلہ کیا جاتا ہے۔
۲۸ علم ہی سے اللہ تعالیٰ اہل سعادت کو اس کا الہام عطا فرماتا ہے اور اہل شقاوت کو اس سے محروم رکھتا ہے۔
۲۹ عقل کا امام ہے۔
۳۰ علم کو لازمی طور پر حاصل کرو کیونکہ وہ بھائیوں میں تعلق کا ذریعہ ہے۔
۳۱ علم انسانیت کا رہنما ہے۔
۳۲ مجلس میں تحفہ ہے۔
۳۳ سفر میں رفیق ہے۔
۳۴ غربت میں مونس ہے۔
۳۵ اللہ ایسے شخص کو محبوب رکھتا ہے، جو مومن ہو، فقیہہ ہو، زاہد ہو، عالم ہو، خاشع، زندہ (دل) ہو، حلیم ہو، خوش خلق ہو، معتدل ہو اور یہ سب اوصاف موقوف ہیں علم پر۔
۳۶ جو شخص استادوں سے تواضع کرے اور علماء کے سامنے تذلل کرے وہ اپنے علم سے بڑا بن جاتا ہے۔
۳۷ علم کم رتبہ کو بلند رتبہ کر دیتا ہے۔
۳۸ ترک علم بلند رتبہ کو کم رتبہ کر دیتا ہے۔
۳۹ علم کا سر تواضع ہے اور اس کی آنکھ خالی ہونا حسد سے، اس کا کان فہم ہے، اس کی زبان صدق ہے۔
۴۰ اس کا قلب حسن نیت ہے۔
۴۱ اس کی عقل اسباب امور کی معرفت ہے۔
۴۲ اس کے ثمرات میں تقویٰ ہے۔
۴۳ اجتناب ذنوب ہے، اور اجتناب ہوا اور اتباع ہدیٰ ہے۔
۴۴ علماء سے سننا اور قبول کرنا ہے۔
۴۵ اس کے ثمرات میں سے یہ بھی ہے کہ قدرت کے وقت انتقام ترک کرنا۔
۴۶ قرب باطل کا قبیح سمجھنا۔
۴۷ اتباع حق کا مستحسن سمجھنا۔
۴۸ سچ بولنا
۴۹ غفلت کے ساتھ مسرور ہونے سے اور ایسا کام کرنے سے جس کا انجام ندامت ہو بچنا۔
۵۰ علم عاقل کی عقل کو زائد کر دیتا ہے۔
۵۱ اس کے حاصل کرنے والے میں صفات جمیلہ پیدا کر دیتا ہے۔
۵۲ مشیر کو وزیر بنا دیتا ہے۔
۵۳ حرص کا ازالہ کر دیتا ہے
۵۴ مکر و فریب دور کر دیتا ہے۔
۵۵ بخل کو سب دور کر دیتا ہے۔

۵۶ بے لگام نفس کو مقید کر دیتا ہے۔
۵۷ درستی فوت شدہ کو دوبارہ قریب کر دیتا ہے
۵۸ علم مال سے بہتر ہے۔
۵۹ علم تیری حفاظت کرتا ہے، تو مال کی حفاظت کرتا ہے۔
۶۰ علم خرچ کرنے سے اور عمل کرنے سے بڑھتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے گھٹتا ہے۔
۶۱ عالم حاکم اور مال محکوم علیہ ہے۔
۶۲ عالم کی محبت دین ہے، جس پر جزا ملتی ہے
۶۳ علم اس عالم کو اس کی حیات میں طاعت کا اور اس کی موت کے بعد اس کے تذکرہ جمیل کا ثمرہ دیتا ہے۔
۶۴ مال جمع رکھنے والوں کی بقا ان کی حیات تک ہے اور علماء کی بقا بقائے دہر تک ہے
۶۵ ان کے ابدان مفقود ہو گئے اور ان کے نقشے قلوب میں موجود ہیں۔
۶۶ آدمی چار قسم کے ہیں۔
(۱) ایک وہ شخص کہ جانتا ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ جانتا ہے (جس کا علم دوسروں کو اس طرح ہوگا کہ وہ اپنے علم پر عمل کرتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا عالم ہونا پیش نظر ہے۔ کہ اس کی رعایت کرتا ہے) پس ایسا شخص (جو کہ عالم باعمل ہے) جو تعلیم کرے اس کو قبول کرو
(۲) ایک وہ شخص ہے کہ جانتا ہے اور یہ نہیں جانتا کہ وہ جانتا ہے (اور اس کی علامت عدم عمل ہے جس سے شبہ ہوتا ہے، اگر اس کو اپنا عالم ہونا مستحضر نہیں جو اس کی رعایت

باقی ص۳۰ پر

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

فرمودات امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

منظور احمد الحسینی

فرمایا، صاحب علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین پر صاحب امانت ہے"

روز حشر میں انبیاء پھر علماء اور پھر شہداء شفاعت کریں گے"۔ حضرت فتح موصلی نے لوگوں سے دریافت کیا "اگر کسی مریض کو کھانا پینا نہ دیا جائے اور دوا بھی بند کر دی جائے تو کیا وہ مر نہ جائے گا؟ لوگوں نے عرض کیا، کیوں نہیں، فرمایا یہی حال دل کا ہے اگر تین دن تک علم و حکمت سے روک دیا جائے تو وہ مر جاتا ہے۔ امام غزالیؒ اس پر فرماتے ہیں " یہ بات کس قدر صحیح ہے کیونکہ دل کی غذا علم و حکمت ہے جیسے جسم کی غذا کھانا، پینا، جس نے علم کو کھو دیا اس کے دل کی موت لازمی ہے۔ گرچہ اُسے اس بات کا احساس نہ ہو کیونکہ مشاغل دنیوی کی وجہ سے انسان کو احساس نہیں جب مر جائے گا اور مشاغل دنیوی کا حجاب اٹھ جائے گا تو اُسے احساس و غم ہوگا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا یہی مطلب ہے الناس نیام فاذا ماتوا انتبھوا یعنی لوگ سو رہے ہیں جب مر جائیں گے تو بیدار ہوں گے"

(احیاء العلوم)

فرمایا، علم کے ذریعے قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے، ابدی سعادت ولذت سرمدی ملتی ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتی علم ایک ایسی نعمت ہے جس سے دنیا کی عزت اور عقبیٰ کی سعادت ملتی ہے۔" (احیاء العلوم)

فرمایا، جادو، طلسم، نجوم اور فلسفہ وغیرہ قابل تعریف نہیں ہیں کیونکہ جادو سے مختلف قسم کے نقصانات پہنچتے ہیں، علم نجوم کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے۔ قرآن میں نجوم کا ذکر ہو تو خاموش رہو، ایسا آپ نے اس لیے فرمایا ہے کہ انسان معاملات کو ظاہری اسباب کی طرف منسوب کرتا ہے۔ جو صرف واسطہ کا درجہ رکھتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو لوگ مسبب الاسباب کو چھوڑ کر ستاروں کو کارساز سمجھ بیٹھیں، فلسفہ خلاف شرع مسائل تک پہنچاتا ہے البتہ علم ریاضی سے انکار نہیں کیا جا سکتا لہٰذا بقدر ضرورت سیکھو، زیادہ کی طرف التفات نہ کرو اسی طرح علوم طبعیہ میں سے طب، ہیئت میں منازل و طالع قبلہ کی معرفت کافی ہے (احیاء العلوم)

فرمایا طالب علم کے آداب فرائض میں سے ہے (۱) بُرے اخلاق و عادات کو چھوڑ دے (۲) تعلقات کو مختصر رکھے تاکہ حصول علم کے لیے فرصت مل سکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی کے سینے میں دو دل نہیں رکھے۔ کہتے ہیں کہ علم اس وقت تک اپنا جزو نہیں دیتا، جب تک تم اُسے اپنا کل نہ دے دو (۳) تحصیل علم کے لیے تکبر کو راہ نہ دے، اپنے استاد کے ساتھ حاکمانہ انداز اختیار نہ کرے بلکہ جس طرح مریض خود کو طبیب کے حوالے کر دیتا ہے۔ اس طرح اپنے آپ کو اس کے حوالے کر دے۔ (۴) علماء کے اختلاف کی طرف توجہ نہ کرے ورنہ دماغ پریشان ہو جائیگا (۵) علوم محمودہ کے ہر فن پر غور کرے تاکہ ان کا صحیح مقصد حاصل ہو جائے پھر اگر عمر وفا کرے تو ان سب کی تحصیل کرے ورنہ اہم فنون کو سیکھ لے۔ (۶) ساری توجہ اہم علوم کی طرف رکھے سب سے زیادہ اہم علم "آخرت" کا علم ہے۔ (۷) تحصیل علم کا مقصد ہونا چاہیے کہ خدا تک رسائی ہو، باطن کو اس طرح آراستہ کرے کہ ملاء اعلیٰ میں جگہ ملے۔ دنیوی جاہ و مال کے لیے طلب علم نہ کرنی چاہیے۔ (احیاء العلوم)

مفکرِ احرار چوہدری افضل حقؒ

حفیظ رضا پسروری

آزادیٔ وطن کے لئے ہمارے جن قومی و ملی رہنماؤں نے حریت فکر، قربانی و ایثار، علم و آگہی اور آزادی رائے کی روشن کیں۔ فرنگی استعمار سے براہ راست نبرد آزما ہونے کی بجائے، بالواسطہ جنگ کے لئے میدان تلاش کیا۔ جنہوں نے اپنے ارفع و اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے قید و سلاسل اور مصائب و شدائد کے پہاڑ کاٹے "اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے قیام اور تحفظ ناموس رسالت" کیلئے تاریخ ساز کردار ادا کیا۔ ان میں چوہدری افضل حق مرحوم و مغفور ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ ملت اسلامیہ کا یہ بطل جلیل۔ اپنے فرائض کی انجام دہی میں شب و روز مصروف رہ کر۔ ۸ جنوری کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملا۔ اکتالیس سال کا طویل زمانہ گذر جانے کے باوجود۔ چوہدری افضل حقؒ کی یاد آج بھی وابستگان تاریخ و حریت کے دلوں اور ذہنوں میں جگمگا رہی ہے۔ چوہدری صاحبؒ راجپوت برادری کے ایک معزز اور دینی گھرانے میں جناب چوہدری امیر خان کے ہاں ۱۸۹۱ء میں پیدا ہوئے آپکا خاندانی وطن گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور (مشرقی پنجاب) تھا۔ مگر بعض خاندانی حالات کی وجہ سے اُن کے اہل خانہ امرتسر منتقل ہوگئے تھے ابتدائی تعلیم امرتسر ہی سے حاصل کی۔ گھر کے دینی ماحول کی وجہ سے چوہدری صاحب کی طبیعت پر اس کا بڑا اثر تھا۔ لہٰذا وہ شروع ہی سے دینی مزاج رکھتے تھے۔ نماز روزہ اور نوافل کے پابند ہوگئے تھے۔ اپنی سوانح حیات میں خود فرماتے ہیں کہ "اس زمانے میں شاید ہی کوئی نماز قضا ہوئی ہو۔" اسکول کی تعلیم اور مغربی تہذیب نے فطری طور پر انگریز دشمنی دل و ذہن میں موجود آگئی تھی۔ آزاد طبیعت ماحول اور انگریز دور کی اقدار کا اثر دکھاتی رہی۔ سن بلوغت کے پہنچنے تک چوہدری صاحب کے افکار و نظریات میں بے ہنگم پن پیدا ہوگیا اور عمر کی اس ابتدائی منزل میں ہی وجود باری تعالیٰ اللہ جل شانہٗ کے انکار تک جا پہنچے مگر جلد ہی ایک بزرگ کے ہاتھوں بیعت کرلی اور بہت جلد ایمان پر وہ نکھار کے اثرات سے ذکر اللہ میں مشغول ہوگئے۔ اور وہ نعمت عظیم اور زندگی جو وراثت میں ملی تھی۔ افضل حقؒ کو داعی نوجوان میں بدل دیا۔ امرتسر میں ایف اے تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد لاہور اسلامیہ کالج میں داخل ہوگئے۔ پھر دیال سنگھ کالج منتقل ہوگئے۔ چونکہ مبداء فیاض نے افضل حقؒ سے جو کام لینا تھا ملک و ملت کی فلاح و نجات سے متعلق تھا۔ اس لئے افضل حقؒ تعلیم ادھوری چھوڑ کر اپنے دینی رجحانات کی تلاش و طلب میں لگ گئے۔ کچھ مدت کے انتظار اور اپنے اہل خاندان کے اصرار پر محکمہ پولیس میں بھرتی ہوکر سب انسپکٹر کی حیثیت سے تعلیمی طور، ضلع لدھیانہ میں تربیت کے لئے چلے گئے۔ اور فراغت کے بعد تھانہ صدر لدھیانہ میں ہی سب انسپکٹر متعین ہوگئے۔ اس وقت مسلمانوں کے بین الاقوامی مصائب کا دور شروع ہو چکا تھا۔ اور ترکی کی خلافت عثمانیہ کے خاتمے سے اسلامی دنیا میں ہیجان برپا تھا۔ اس تحریک کے سبب ہر باحس اور ذی شعور مسلمان متاثر ہو چکا تھا۔ افضل حقؒ نے بھی اس کا سخت اثر لیا۔ خصوصاً انگریزی ملازمت کے اثرات نے ان کے لئے ملازمت کی ایک ایک گھڑی کو ناقابل برداشت بنا دیا تھا۔ انگریز دشمنی کے سبب ملازمت اُن کے لئے سوہان روح بن چکی تھی۔ اور اس نظریاتی اساس اور ذہنی انقلاب کے سبب وہ بہت جلد اس مقام پر پہنچ جانا چاہتے تھے۔ جو قدرت نے اُن کے لئے مخصوص کر رکھا تھا۔

۱۹۲۱ء کے زمانہ میں تحریک خلافت کا زور تھا۔ اسی تحریک کے سلسلہ میں لدھیانہ میں ایک قومی و ملی جلسہ ہوا جس میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ۔ اور مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانویؒ کا خطاب تھا۔ اس جلسہ کی رپورٹنگ پولیس کی طرف سے چوہدری افضل حق کے ذمہ تھی۔

امیر شریعتؒ نے جب اپنے لحن داؤدی میں تلاوت کلام پاک فرمائی اور اس کے بعد واقعات حالات اور حقائق کے ساتھ، شعر و ادب کے حسین امتزاج میں ڈوبی ہوئی تقریر فرمائی جس میں انگریز کی ازلی اسلام دشمنی کی مفصل تاریخ بیان فرماتے ہوئے۔ سلطان ترکی کی معزولی، جنگ عظیم ثانی میں ترکوں کی مظلومیت، برصغیر میں آزادی پسند تحریکوں کے ساتھ انگریز کے بے پناہ مظالم اور مستقبل کے خطرات کا تفصیلاً ذکر کیا۔ تو شاہ جی کی تقریر کے حسن نے مجمع پر وارفتہ کیف کی کیفیت طاری کردی۔ اسی اثنا میں وہ قلم یکایک رک گئی جو چند لمحے پہلے "رپورٹنگ" کر رہا تھا۔ یہ قلم افضل حقؒ کا تھا۔ جو اس تقریر کے تاثر سے اپنے دل، دماغ کی کائنات کے ساتھ بدل چکا تھا۔ شاہ جیؒ اس تقریر کی پاداش میں قید ہوکر میانوالی جیل چلے گئے۔ اور افضل حقؒ نے ملازمت سے استعفیٰ دیدیا اور امیر شریعتؒ کے دامن شفقت میں چلا گیا۔

ع یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیلؑ کو آدابِ فرزندی
(علامہ اقبالؒ)

"تاریخ احرار" کے مطابق چند روز بعد افضل حقؒ نے اپنے اسی تھانہ کے قریب تقریر کر ڈالی۔ جس میں چند روز قبل وہ متعین تھے۔ ہر کوئی اس روحانی انقلاب پر حیران تھا۔

لدھیانہ سے واپس شنگھر آگئے اور شہر و دیہات میں خود جلسوں کا اہتمام کر کے عوام کو درسِ آزادی دینے لگے۔ اس کے ساتھ جب تحریکِ عدم تعاون کا آغاز ہوا تو اس میں ۲ سال تک نہایت دلیری سے حصہ لیتے رہے۔ جس کے نتیجہ میں پہلی بار گرفتار ہو کر ۱۴ فروری ۱۹۲۲ کو ہوشیار پور جیل میں بھیج دیئے گئے۔ عدالت میں مقدمہ چلا تو کسی قسم کا بیان دینے سے انکار فرما دیا۔ جس پر چھ ماہ قید کی سزا کا حکم دیا جو آپ نے نہایت عزم و حوصلہ کے ساتھ انبالہ جیل میں کاٹی۔ قید کے دوران آپ کو قیدِ تنہائی میں رکھا گیا۔ اور تیرہ چودہ گھنٹے پاؤں میں بیڑی ڈال کر ہاتھوں کو اوپر اٹھایا گیا۔ اور پھر کڑیاں باندھی گئیں۔ دورانِ خون معطل ہونے کی صورت میں ہی فالج کا حملہ ہوا۔ اور پھر جیل کی غذا میں سُرمہ کھلا کر ان کو عمر بھر کے لیے گلے کی نبدش کے موذی مرض میں مبتلا کر دیا گیا۔ آپ کی پاکباز رفاقت میں جیل کے کئی قیدی نیک بھی ہو گئے اور پکے نمازی بھی۔ رہائی کے بعد عوام کی بے پناہ محبت و عقیدت کے سبب پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہو گئے۔ جہاں بارہ برس تک اہم قومی خدمات انجام دیتے رہے۔

۱۹۲۷ء میں راولپنڈی کے سکھ مسلم فسادات کے نتائج کی بناء پر آپ نے اسمبلی سے کرپان کے مقابلہ میں مسلمانوں کے لیے کلہاڑی رکھنے کا بل پاس کروا دیا اور انگریزی استعمار کے دور میں چوہدری افضل حقؒ کا یہ کارنامہ ہماری تاریخِ حریت کا شاندار باب ہے اس دور میں مسلمان رہنماؤں کی اکثریت نے مسلم کانفرنس کے پلیٹ فارم سے سیاسی کام شروع کر رکھا ہے۔

چوہدری صاحبؒ اولاً مسلم کانفرنس پھر کانگرس سے وابستہ ہو گئے لیکن ستیہ گرہ کے دور میں حضرت مولانا ابو الکلام آزادؒ جیل جاتے رہے چوہدری صاحب کو اپنا قائمقام مقرر کر گئے۔ اور علالت کے باوصف وہ اس تحریک سے وابستہ رہے۔ اور اسی کے نتیجہ میں گرفتار ہوئے۔ ۹ ماہ کی قید کے حکم سے گورکھپور جیل بھیجے گئے۔ اسی جیل کی تنہائیوں میں آپ نے اپنی معروفِ زمانہ اور شاہکار کتاب "زندگی" تصنیف فرمائی۔

۱۹۲۹ء میں مسلم رہنماؤں بالخصوص امیرِ شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ، مولانا حبیب الرحمان لدھیانویؒ۔ مولانا مظہر علی اظہر۔ غازی عبد الرحمٰن امرتسریؒ۔ حضرت شیخ حسام الدین۔ اور چوہدری افضل حق نے "مجلس احرارِ اسلام" کے قیام کا فیصلہ کیا۔ احرار الیسی مخلص، فعال اور اسلامی ذہن سے آراستہ جماعت نے بہت جلد مسلمانوں میں آزادیٔ فکر، استخلاصِ ملک و ملت، عزتِ نفس کے جذبات کو آب کر دیا۔ اور مسلمان جو انگریز اور ہندو کی بالادستی میں دب چکے تھے۔ بحیثیت ایک عظیم الشان قوم کے ابھرے اس کے ساتھ احرار نے مسلمانوں میں جذبۂ جہاد، عشقِ رسولؐ، تحفظِ عقیدۂ ختم نبوت اور آزادانہ جدوجہد کے انمٹ نقوش ابھار دیئے اسی جماعت نے غریب مسلمانوں میں جینے کا حوصلہ پیدا کیا۔ اور اس حریتِ فکر کے پیچھے افضل حقؒ کا دماغ اور عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا خطاب کام کر رہا تھا۔ احرار کو اپنے قیام و تشکیل کے بعد سب سے پہلے تحریکِ کشمیر کا سامنا کرنا پڑا اور اس تحریک میں پچاس ہزار سے زیادہ مسلمان گرفتار ہوئے۔ تحریک اپنی کامیابی کو پہنچی۔ اور اس میں افضل حقؒ کی قائدانہ صلاحیتوں کا بہت بڑا دخل تھا۔ اسی تحریک کے سبب وہ تیسری بار ملتان سنٹرل جیل میں بھیج دیئے گئے۔

ع تاریخِ اسیرانِ وفا پوچھئے کیا ہو
آیا تھا ابھی ہوشِ زندان نظر آیا۔

رہائی کے بعد آپ نے احرار ہیڈ کوارٹر لاہور میں اپنا مستقل قیام کیا۔ اور ۱۹۲۴ء میں قادیان میں احرار کا شعبہ تبلیغ قائم کیا۔ جس کی اسلامی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا۔ ۱۹۳۵ء میں احرار زعماء جب کہ سرحد میں صوبائی احرار کانفرنس کے موقع پر جمع تھے۔ شہید گنج مسجد کا قضیہ شروع ہو گیا۔ احرار زعماء جلدی لاہور پہنچے اور اس تحریک میں ان کا شاندار کردار اور موقف ہماری ملی تاریخ کا اہم حصہ ہے گو انگریزی دور کے اپنے بیگانوں نے اس تحریک میں احرار پر سب کا ملبہ ڈال دیا مگر مورخ نے انصاف سے کام لیتے ہیں احرار جدوجہد کو ہمیشہ خراجِ تحسین پیش کیا ہے۔ اس تحریک قائدانہ بھاگ دوڑ میں چوہدری افضل حقؒ کے ہاتھ میں تھی۔

گو احرار کے سب زعماء تحریر و تقریر میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ اور قدرت نے انہیں قوتِ اظہار کے ساتھ ساتھ خامۂ رنگین نوا بھی عطا کر رکھا تھا تصنیفات سیاسیہ، شعر و ادب میں امیرِ شریعتؒ شیخ حسام الدین مولانا مظہر علی اظہر، حافظ علی بہادر، آغا شورش کاشمیری، اور اظہار و بیان میں نواب زادہ نصر اللہ خان صاحبزادہ سید فیض الحسن، مولانا محمد علی جالندھری، قاضی

احسان احمد شجاع عبادی، جانباز مرزا اپنی اپنی جگہ ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ مگر قلم کا جو حسن قدرت نے چوھدری افضل حقؒ کو عطا کیا اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ اس دور میں مولانا ابوالکلام آزادؒ کے بعد اگر کسی سیاسی رہنما نے اسلامی بنیاد پر ادب تخلیق کیا تو وہ بے شک چوہدری افضل حق کی ذات تھی آپ کی اسلامی تصنیفات حریت فکر کے ساتھ سیرت نگاری کا خوبصورت مرقع ہیں زندگی، جواہرات، آزادیٔ ہند، دین اسلام، شعور، محبوب خدا، تاریخ احرار بالخصوص قابل ذکر ہیں۔ تاریخ احرار برصغیر کی آزادی کی مربوط تاریخ ہے۔ آپ کی مسلمہ سیاسی حیثیت کے ساتھ ساتھ۔ آپ کی ادیبانہ عظمت بھی بے مثال ہے۔ یہ ہماری قومی بے حسی ہے کہ آج ہم عظیم ادیب و سیاسی مفکر کو بھلا چکے ہیں۔ جس نے ہمیں خوبصورت الفاظ کے ساتھ اظہار کا خوبصورت لہجہ بھی عطا کیا۔ اور آج کے ہمارے ادیب و شاعر ( ) جبکہ ادب کو مادی تقاضوں کی بھینٹ چڑھانے کیلئے۔ شب و روز مصروف ہیں۔ ان کو کبھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ وہ اپنی محفلوں میں کبھی اس فقیر درویش ادیب کو ہی ہدایۂ عقیدت پیش کرسکیں،

ع وہ لوگ ہم ایک ہی شوخی ~~میں کھو دیئے~~

ع وہ لوگ ہم نے ایک ہی شوخی میں کھو دیئے
ڈھونڈا تھا آسمان نے جنہیں خاک چھان کے

دوسری جنگ عظیم شروع ہونے کے ساتھ احرار نے "فوجی بھرتی بائیکاٹ" کا تاریخی امرتسر ریزولیشن پاس کرایا، جس کے سبب احرار زعماء کو

دارورسن اور قید و سلاسل کے جاں گسل مرحلوں سے گزرنا پڑا۔ چوھدری افضل حقؒ بھی چوتھی بار گرفتار ہو کر ۳ سال کے لئے راولپنڈی جیل میں بند کر دیئے گئے۔ جہاں آپ نے خطوط افضل حقؒ تصنیف کئے۔ جو ہماری دینی، تہذیبی و تمدنی زندگی کا شاہکار ہیں اس کے علاوہ اُن کا مشہور عالم مقالہ اسلام میں امراء کا وجود نہیں، کے عنوان سے روزنامہ "زمزم" لاہور میں شائع ہوا جس پر مشہور حق گو عالم دین حضرت مولانا بہاؤ الحق قاسمی امرتسری مرحوم کے ساتھ آپ کی علمی بحث چھڑ گئی۔ جو "زمزم" میں شائع ہوتی رہی۔ اس کے ساتھ ہی آپ نے "پاکستان اور اچھوت" کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا جو اہل فکر و نظر کی توجہ کا مرکز بنا رہا بلکہ یہ تاریخ احرار سید ابو معاویہ ابو ذر بخاری مدظلہم

انتھک طویل اور ایمان پرور جدوجہد نے چوہدری صاحبؒ کے قویٰ مضمحل کر دیئے تھے۔ مگر وہ آخری وقت تک اپنے فرائض نہایت ذمہ داری کے ساتھ انجام دیتے رہے۔ آپ نے احرار کو قرآن، حدیث اور اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر جدوجہد کا مرکز بنا دیا تھا اسی بناء پر احرار نے پاکستان کی تشکیل کے بعد اس کے استحکام میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔

چوھدری صاحب ایسے لوگ روز روز پیدا نہیں ہوتے وہ ملت اسلامیہ پر اللہ تعالیٰ کا خاص انعام تھے۔ موت اور زندگی روز ازل سے لے کر ابد تک اور آج سے لے کر روز قیامت تک اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں رہی ہے اور رہے گی۔ موت نے معینہ وقت پر ہر ایک کو آلیا ہے۔ اور اسی نظام کے تحت چوھدری صاحب بھی مختصر علالت کے بعد ۸ جنوری ۱۹۴۲ء کو انتقال فرما گئے۔ اور اسلام کا یہ بطل جلیل موت کی اتھاہ گہرائیوں میں چلا گیا۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ کو ہزاروں اشکبار آنکھوں نے مزنگ اڈا کے

باقی صفحہ پر

طبی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام
مطب صدیقی
قائم شدہ ۱۹۳۰ء
حکیم ظہور احمد صدیقی
ھوالشافی
(رجسٹرڈ) کلاس A، فون نمبر ۵۹۹
اوقات مطب: موسم گرما ۷ تا ۱۲، ۵ تا ۸ ۔ موسم سرما ۹ تا ۲، ۵ تا ۷ ۔ جمعۃ المبارک ۹ تا ۱۲ بجے دوپہر
○ غرباء کے لئے علاج مفت ○ طلباء و طالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز (انگریزی علاج) سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کریں۔ ملاقات سے پہلے وقت نوٹ کروالیں ○ عام طور پر حکماء امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے مشہور کئے گئے ہیں، ماشاء اللہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ عورتوں کیلئے لیڈی ڈاکٹر اور بچوں کا انتظام ہے۔
○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ باہر کے مریض جوابی لفافہ ڈال کر فارم "تشخیص مرض" مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغہ راز میں رہے گی ○ احباب کے مشورے پر جڑی بوٹیوں کا سٹور بھی قائم کر دیا ہے۔ نادر و نایاب ادویات بازار سے بارعایت خرید فرمائیں۔
صدیقی دواخانہ رجسٹرڈ مین بازار حافظ آباد، ضلع گوجرانوالہ

إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ (القرآن)

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

داڑھی کا مسئلہ

ایک صاحب کراچی

س :۔ ایک شخص نے سنت کے مطابق اپنی لبیں تراش لیں اس کی بیوی نے دیکھ کر (اس کی بیوی) نے کہا یہ کیا مجھ دولا والی (منحوسوں کی) شکل بنالی ہے۔ اور دوسرے موقع پر کہا کہ کیا یہ آدمیوں والی شکل ہے! اس شخص کو کسی نے بتایا کہ یہ کلمہ کفر ہے اور اس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ لہٰذا اس کو شبہ ہوگیا ہے کہ اس کا نکاح باقی ہے یا نہیں۔ از روئے شرع شریف اس کا حکم بیان فرمایا جائے۔ کہ اس شخص کو کیا کرنا چاہیئے۔

ج :۔ اس سوال میں چند امور قابل غور ہیں۔

اول : لبیں تراشنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس کا تاکیدی حکم فرمایا ہے، مونچھیں بڑھانے کو مجوس اور مشرکین کا شعار قرار دیا ہے، اور جو شخص مونچھیں بڑھائے اور لبیں نہ تراشے اسکو اپنی امت سے خارج قرار دیا ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل روایات سے واضح ہے۔

(۱) عن عائشۃ رضی اللّٰہ عنھا قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عشر من الفطرۃ قص الشارب واعفاء اللحیۃ (الحدیث) (صحیح مسلم ج۱ ص۱۲۹، ابوداؤد ص ترمذی ص نسائی ج۲ ص۲۷۳)

وفی روایۃ عشرۃ من السنۃ الخ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس چیزیں فطرت میں سے ہیں، مونچھیں تراشنا اور داڑھی بڑھانا....

اور ایک روایت میں ہے کہ دس چیزیں سنت میں سے ہیں مسواک کرنا، لبیں تراشنا، داڑھی بڑھانا الخ

(۲) قال الخطابی: فسر اکثر العلماء الفطرۃ فی الحدیث بالسنۃ (قلت: کما فی روایۃ النسائی المذکورۃ) وتاویلہ: ان الخصال من سنن الانبیاء الذین امرنا ان نقتدی بھم (معالم السنن مع مختصر سنن ابی داؤد ج۱ ص۳۲)

امام خطابیؒ فرماتے ہیں کہ اکثر علماء نے اس حدیث کی تفسیر سنت سے کی ہے (اور یہ نسائی کی روایت میں صریح ہے) جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ باتیں انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہے، جن کی اقتداء کا ہمیں حکم دیا گیا ہے

(۳) وفی المرقاۃ: قولہ عشر من الفطرۃ ای عشر خصال من سنۃ الانبیاء الذین امرنا ان نقتدی بھم فکانا فطرنا علیھا (حاشیہ مشکوٰۃ ص۴۴)

اور حاشیہ مرقات میں مرقات سے نقل کیا ہے کہ دس امور فطرت میں داخل ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ یہ امور انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہیں جن کی اقتداء کا ہمیں حکم دیا گیا ہے۔ پس یہ امور گویا ہماری فطرت میں داخل ہیں۔

(۴) وفی مجمع بحار الانوار نقلاً من الکرمانی: ای من السنۃ القدیمۃ التی اختارھا الانبیاء علیھم السلام واتفقت علیھا الشرائع فکانھا امر جبلی فطروا علیہ منھا قص الشارب۔ فسبحانہ ما عقول قوم طولوا الشارب واعفوا اللحی عکس ما علیہ فطرۃ جمیع الامم قد بدلوا فطرتھم نعوذ باللّٰہ۔ (ص۱۵۵ ج۴ طبع حیدرآباد)

اور مجمع البحار میں کرمانی سے نقل کیا ہے کہ ان امور کے فطرت میں داخل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ یہ امور اس قدیم سنت میں داخل ہیں جسکو انبیاء کرام علیہم السلام نے اختیار کیا ہے۔ اور تمام شریعتیں اس پر متفق ہیں۔ پس گویا یہ فطری امور ہیں جو انسانوں کی فطرت میں داخل ہیں۔ سبحان اللہ! وہ لوگ کس قدر کم عقل ہیں جو تمام امتوں کی فطرت کے برعکس مونچھیں تو بڑھاتے ہیں اور داڑھی کا صفایا کرتے ہیں، ان لوگوں نے اپنی فطرت کو مسخ کر لیا ہے، ہم اس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۵) عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہ قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقص او یاخذ من شاربہ۔ وکان ابراھیم خلیل الرحمٰن صلوٰت الرحمٰن علیہ یفعلہ (رواہ الترمذی مشکوٰۃ ص۳۸۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لبیں تراشا کرتے تھے، اور حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علی نبینا وعلیہ السلام بھی یہی کرتے تھے۔

(۶) عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنھما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم خالفوا المشرکین اوفروا اللحی واحفوا الشوارب (متفق علیہ مشکوٰۃ ص۳۸۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مونچھیں کٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ، مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

(۷) عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جزوا الشارب وارخوا اللحیٰ، خالفوا المجوس (صحیح مسلم ج۱ ص۱۲۹)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مونچھیں کٹاؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ مجوسیوں کی مخالفت کرو۔

(۸) عن زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من لم یاخذ من شاربہ فلیس منا (رواہ احمد والترمذی والنسائی مشکوٰۃ ص۳۸۱ — واسنادہ جید، وقال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح کما فی حاشیہ جامع الاصول ج۴ ص۷۶۵)

حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی لبیں نہ تراشیں وہ ہم میں سے نہیں۔

دوم: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا مذاق اڑانا کفر ہے یا اس کی تحقیر کرنا کفر ہے۔

ففی الشامیۃ نقلاً عن المساصرۃ: کفر الحنفیۃ بالفاظ کثیرۃ (الی) اواستقبحھا کمن استقبح من آخر جعل بعض العمامۃ تحت حلقہ او احفاء شاربہ (ج۴ ص۲۲۲)

چنانچہ فتاویٰ شامی نے مسامرہ سے نقل کیا ہے کہ حنفیہ نے بہت سے الفاظ کو کفر قرار دیا ہے...... مثلاً کسی سنت کو برا کہنا، جیسے کسی شخص نے عمامہ کا کچھ حصہ حلق کے نیچے کر لیا ہو، کوئی شخص اس کو برا سمجھے، یا مونچھیں تراشنے کو برا کہے تو یہ کفر ہے

وفی البحر: وباستخفافہ بسنۃ من السنن. (ج۵ ص۱۳۰)

اور البحر الرائق میں ہے، اور کسی سنت کی تحقیر کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

وفی شرح الفقہ الاکبر: وفی الظہیریۃ: من قال لفقیہ اخذ شاربہ ما اعجب قبحاً او اشد قبحاً قص الشارب ولف طرف العمامۃ تحت الذقن یکفر. لانہ استخفاف بالعلماء یعنی وھو مستلزم لاستخفاف الانبیاء لان العلماء ورثۃ الانبیاء وقص الشارب من سنن الانبیاء فتقبیحہ کفر بلا اختلاف بین العلماء (ص۲۱۳)

اور شرح فقہ اکبر میں فتاویٰ ظہیریہ سے نقل کیا ہے کہ کسی فقیہ نے لبیں تراش لیں، اسکو دیکھ کر کسی نے کہا کہ لبیں تراشنا اور ٹھوڑی کے نیچے عمامہ لپیٹنا کتنا برا لگتا ہے۔ تو کہنے والا کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ علماء کی تحقیر ہے اور یہ مستلزم ہے انبیاء کرام علیہم السلام کی تحقیر کو۔ کیونکہ علماء انبیاء کے وارث ہیں (پس ان کی تحقیر انبیاء کی تحقیر ہے اور انبیاء کی تحقیر کفر ہے نیز لبیں تراشنا انبیاء کرام علیہم السلام کی سنتوں میں سے ہے پس اسکو برا کہنا بغیر کسی اختلاف کے کفر ہے۔

سوم: جو مسلمان کلمہ کفر بکے وہ مرتد ہوجاتا ہے، میاں بیوی میں سے کسی ایک نے کلمہ کفر کہا ہو تو نکاح فسخ ہوجاتا ہے۔ اس پر ایمان کی تجدید لازم ہے۔ اور توبہ کے بعد دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے چنانچہ در مختار میں ہے:

وفی شرح الوھبانیۃ للشرنبلالی: مایکون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح واولادہ اولاد الزنا. ومافیہ خلاف یؤمر بالاستغفار والتوبۃ وتجدید النکاح (شامی ج۴ ص۲۴۶)

اور شرح وہبانیہ للشرنبلالی میں ہے کہ جو چیز اتفاقاً کفر ہو اس سے تمام اعمال باطل ہو جاتے ہیں اور نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور (اگر اسی حالت میں صحبت کرتے رہے تو) اس کی اولاد ناجائز ہوگی اور جس چیز کے کفر ہونے میں اختلاف ہو اس سے توبہ واستغفار اور دوبارہ نکاح کرنے کا حکم دیا جائے گا — فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

ولو اجرت کلمۃ الکفر علی لسانھا لزوجھا (الی قولہ) تحرم علی زوجھا فتجبر علی الاسلام، ولکل قاض ان یجدد النکاح بادنی شیئ ولو بدینار سخطت اور ضیت و لیس لھا ان تتزوج الا بزوجھا (ج۱ ص۲۳۹)

اور اگر عورت نے اپنے شوہر سے نفرت کا اظہار کرتے ہوئے کلمہ کفر بک دیا..... تو وہ اپنے شوہر پر حرام ہو جائیگی، اسکو تجدید ایمان (اور تجدید نکاح) پر مجبور کر دیا جائے گا، اور ہر قاضی کو حق ہوگا کہ (اس کو توبہ کرنے کے بعد) معمولی مہر پر دوبارہ نکاح کر دے، خواہ مہر ایک ہی دینار ہو، خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو۔ اور اس عورت کو اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور سے شادی کرنے کا حق نہیں"۔

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ صورت مسئلہ میں یہ عورت سنت نبوی اور سنت انبیاء کا مذاق اڑانے سے مرتد ہو گئی تحقیر کرنے کی وجہ سے مرتد ہو گئی، اسکو توبہ کی تلقین کی جائے اور توبہ کے بعد نکاح کی تجدید کی جائے۔ جب تک عورت اپنی غلطی سے تائب کرکے سچے دل سے تائب نہ ہو اور دوبارہ نکاح نہ ہو جائے اسوقت تک شوہر اس سے ازدواجی تعلق نہ رکھے۔ فقط واللہ اعلم

بقیہ: مولانا محمد حسین

سے پردہ اٹھایا تھا۔ مرزائیوں کے شور وشر پر برطانوی حکام نے عبدالکریم مباہلہ آف قادیان پر مقدمہ قائم کر دیا تھا۔ جس کی پیشی گورداسپور ضلع میں تھی۔ پیشی کے دن قاضی محمد علی نوشہروی مرزائی نے مولانا محمد حسین کو قتل کر دیا پھر اس کو پھانسی کی سزا ہوئی تھی مولانا محمد حسین بٹالہ کے تھے نہ کہ قادیان کے

خواجہ عبدالحمید بٹ، نور دھرا ان

قادیانی ٹولے کے تیسرے پیشوا

مرزا ناصر کا حسرتناک انجام

قادیانیوں کیلئے عبرت کا مقام

م۔ ب

مرزا ناصر مرزا غلام قادیانی کے پوتے اور اس کے تیسرے گدی نشین تھے مرزا ناصر نے اپنے والد مرزا بشیر الدین محمود (جو دوسرے گدی نشین تھے۔ اور اپنی عمر کے آخری آٹھ نو سال مفلوج اور جنون کی حالت میں ایک چھپر کھٹ پر پڑے رہتے تھے بڑی عبرتناک اور اذیت دہ حالت میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ۱۹۶۵ء میں چل بسے) کی ۱۹۶۵ء میں موت کے بعد قادیانی گروہ کی قیادت سنبھالی۔ ان کے والد مرزا محمود بہت سازشی جوڑ توڑ کے ماہر اور جاہ طلب اور اقتدار پسند تھے۔ اپنے والد مرزا قادیانی کے زمانے میں ان کے بہت ٹھاٹھ باٹھ تھے۔ اور ان کو ہر طرح کے گل کھلانے کی کھلی عادت تھی۔ ایک دفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ کسی شخص نے مرزا محمود کو کسی لڑکی کے ساتھ نازیبا حالت میں دیکھا۔ اس نے بات پھیلا دی۔ مرزا غلام احمد نے جب دیکھی کہ بات دب نہیں سکی تو مولوی محمد علی لاہوری کی قیادت میں ایک کمیٹی قائم کر دی کہ اس واقعہ کی تحقیق کرے۔ انہوں نے مریدی کا حق ادا کرتے ہوئے معاملہ دبا دیا۔ جب مرزا قادیانی کی موت ہوئی تو اس وقت کے قادیانی لیڈروں نے مرزا محمود کی بجائے یا مرزا کے خاندان کے کسی اور فرد کو سربراہ بنانے کی بجائے حکیم نورالدین کو پہلا گدی نشین (یعنی قادیانیوں نے خلیفہ اول) چن لیا اس سے مرزا محمود کو بہت دھچکا لگا۔ اور انہوں نے منصوبہ بندی شروع کر دی کہ آئندہ کبھی "خلیفہ" مرزا کے خاندان سے باہر کا نہ بن سکے گا۔ مرزا محمود یہ تو دیکھ چکے تھے کہ حکیم نورالدین کے دور میں ان کے خاندان سے وہ ٹھاٹھ باٹھ اور آمرانہ اختیارات نہ رہے تھے۔ اس لیے اپنے دور اقتدار میں انہوں نے اپنے بڑے بیٹے مرزا ناصر احمد کو اپنا جانشین اور قادیانی مذہب کا تیسرا خلیفہ بنانے کے لئے۔ ہر طرح کی جائز ناجائز کوششیں اور تیاریاں اور سازشیں شروع کر دیں۔ اور جس کو بھی اپنے بیٹے کی جانشینی کے راستے میں خطرہ یا رکاوٹ سمجھا۔ اس کو ہٹانے کے لئے ہر طرح کی اوچھی حرکت کر گزرتے۔ شروع میں تو اپنے والد کے پرانے ساتھیوں۔ مولوی محمد علی لاہوری خواجہ کمال الدین۔ ڈاکٹر محمد حسین شاہ۔ اور دیگر بارسوخ اور با اثر قادیانی لیڈروں سے ایسی بدسلوکی کی کہ وہ قادیان چھوڑ کر واپس لاہور آگئے۔ اور یہاں لاہوری گروپ کی بنیاد ڈالی۔ ان کے بعد شیخ عبدالرحمن مصری جو بہت بڑے فاضل تھے کو غنڈہ گردی سے قادیان سے نکلوا دیا۔ اور ان کے ایک ساتھی فخر الدین ملتانی کو قتل کروا دیا۔ اس طرح کے واقعات سب ان مشہور قادیانیوں سے پیش آئے ہیں۔ جو قادیانی مذہب کی خلافت اور ان کی عیاشیوں میں رکاوٹ کا باعث بن سکتے تھے۔

پھر ۱۹۳۹ء سے ۱۹۴۹ء تک مرزا ناصر کا مقابلہ حکیم نورالدین کے بیٹے عبدالمنان سے رہا۔ یہ مقابلہ قادیانیوں کی ذیلی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت کے لئے ہر سال ہوتا تھا۔ انتخاب کے موقع پر ووٹ زیادہ عبدالمنان کو ملتے تھے مگر دھاندلی کر کے مرزا ناصر کے صدر ہونے کا اعلان کر دیا جاتا تھا۔ حتیٰ کہ ۱۹۴۹ء میں مرزا ناصر چالیس کے سال ہو گئے تو قاعدے کی رو سے مرزا ناصر اس عمر کے بعد صدر نہیں رہ سکتے تھے عبدالمنان عمر ابھی چالیس سال سے کم تھے اس لئے ان کا صدر ہو جانا یقینی تھا۔ اس صورت حال سے نمٹنے کے لئے مرزا محمود نے خود مجلس خدام الاحمدیہ کا صدر بننے کا اعلان کر دیا۔ اور کچھ عرصہ بعد مرزا ناصر احمد کو نائب صدر نامزد کر دیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے مرزا ناصر کو جامعہ احمدیہ اور کالج کا پرنسپل بنائے رکھا۔ کئی ذیلی قادیانی اداروں کا سربراہ بھی بنے رہے۔ مثلاً انجمن احمدیہ کے صدر۔ افسر سالانہ جلسہ (قادیانیوں کا ظلی حج) ادارہ تحریک جدید کے ڈائریکٹر اور نیم عسکری تنظیم فرقان فورس کے سربراہ جہاد ان کا خطاب "فاتح الدین" تھا۔ ان سب پیش بندیوں کا مقصد مرزا ناصر کی گدی نشینی سے ہر طرح کی ممکن رکاوٹ کو ہٹانا تھا۔ آخری حربے کے طور پر عبدالمنان عمر پر کئی من گھڑت الزام لگا کر قادیانی تنظیم سے خارج کر دیا گیا۔ بعد میں مرزا محمود کی جانشینی کے لئے ایک اور رکاوٹ سامنے آگئی۔ وہ ان کے سوتیلے بھائی مرزا رفیع احمد تھے۔ جو اپنی جوشیلی تقریروں سے نوجوانوں میں بہت مقبول ہو گئے تھے۔ لیکن مرزا محمود کے پرانے عمر رسیدہ ساتھیوں نے اس جوان کی قیادت کو اپنے لئے خطرہ جانا اور انتخابات کے وقت ایسا چکر چلایا کہ مرزا رفیع کا پانسہ الٹ گیا۔ اور مرزا ناصر قادیانی فرقہ کے تیسرے سربراہ بن گئے مرزا ناصر کو بڑا یقین تھا کہ اس کے زمانہ میں قادیانی مملکت قائم ہو جائے گی۔

وہ اکثر اپنی تقریروں میں کہا کرتے تھے کہ ان کے بارے میں بشارت ہے کہ "اس کے زمانے میں فتوحات ہوں گی" قادیانیوں کی طرف سے انہیں "ناصر دین" اور "فاتح الدین" کے خطابات سے نوازا جاتا تھا۔ (روزنامہ [illegible] نومبر ۸۹ صفحہ ۱۹۷۰) یہ خطابات بھی ان کے ہاتھوں قادیانی مملکت کے قیام کے لئے۔ فاتح ہونے کی امید پر دیئے جاتے تھے۔ مرزا ناصر بھی اپنے والد کی طرح بہت اقتدار پسند تھے۔ بلکہ انہوں نے اس سلسلے میں باپ سے زیادہ پیش قدمی کی۔ انہوں نے پیپلز پارٹی کو بے پناہ سرمایہ دے کر کھلم کھلا سیاست میں حصہ لیا۔ اسی طرح ربوہ سٹیشن پر نشتر کالج ملتان کے لڑکوں پر نشہ اقتدار میں حملہ کروا دیا۔ پیپلز پارٹی کی کامیابی کے بعد مرزا ناصر کو قادیانی حکومت

کا خواب زیادہ ہی شرمندہ تعبیر ہوتا نظر آنے لگا۔ اور اسی ترنگ میں انہوں نے دسمبر ۱۹۷۳ء میں صد سالہ جوبلی منصوبہ اور جشن کا اعلان کیا۔ یعنی ۱۹۸۹ء میں جب قادیانی مذہب کو شروع ہوئے سو سال گذر چکے ہوں گے۔ اور فتوحات بھی ہو چکی ہوں گی۔ اور قادیانی مملکت بھی قائم ہو چکی ہوگی۔ تو اس موقع پہ فتح کے نشے سے سرشار قادیانی مرزا ناصر کی سربراہی میں صد سالہ جوبلی کے نام سے پوری دنیا میں جشن منائیں۔ مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ انہیں کیا پتہ تھا کہ جسے جینیئس پارٹی کا میاب کو وہ اپنی فتح سمجھ رہے ہیں اسی کے سربراہ کے ہاتھوں قادیانیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھکنے والی ہے۔ سچ کہتے ہیں، تدبیر کند بندہ تقدیر زند خندہ۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۸۰ء میں مرزا ناصر کی متوقع قادیانیت کی فتوحات کی خوشی میں صد سالہ جوبلی جشن کے اعلان کے بعد اللہ تعالیٰ کی غیرت کس طرح جوش میں آئی۔ اور مرزا ناصر اور اس کے فتوحات کے خوابوں کا کیسا عبرتناک حشر ہوا۔ اس کی مختصر جھلکیاں ملاحظہ فرمایئے:۔

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء:۔ ربوہ ریلوے سٹیشن پر نشتر کالج ملتان کے طلباء سے تصادم شام سے ملک بھر میں قادیانیوں کے خلاف احتجاج اور ہنگامے۔

۱۸ جولائی ۱۹۷۴ء:۔ ربوہ ریلوے سٹیشن کے واقعہ کے متعلق تحقیقاتی ٹریبونل میں مرزا ناصر احمد کی پیشی

جولائی۔ اگست ۱۹۷۴ء:۔ قومی اسمبلی میں مرزا ناصر کا بیان اور سوال و جواب۔

۷ ستمبر ۱۹۷۴ء:۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا۔

۵ اکتوبر ۱۹۷۴ء:۔ سرگودھا میں قادیانیوں کے خلاف مظاہرہ۔ قادیانی معبد جلا دیا گیا۔

حکومت کی اجازت نہ ملنے کی وجہ سے تمام قادیانی ذیلی تنظیموں کے سالانہ اجتماعات نہ ہو سکے۔

۳۰ مئی ۱۹۷۵ء:۔ محکمہ بحالیات نے قادیانی معبد [illegible] راولپنڈی کو نیلام کر کے فروخت کر دیا۔

یکم جنوری ۱۹۷۶ء:۔ ربوہ ریلوے سٹیشن پر سرگودھا ایکسپریس کا سٹاپ ختم کر دیا گیا۔

۱۹۷۷ء:۔ مشہور قادیانی مرزا ناصر کے چہیتا پیر صلاح الدین آف پیر ہوٹل مری میں بے حیائی کرنے کے فحش کاروبار میں ملوث اور رنگے ہاتھوں پکڑے گئے۔ پیر صلاح الدین کا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کر کے شہر میں پھرایا گیا۔ ان کے بیٹوں کو ہجوم کے سامنے کوڑے لگائے گئے۔

۲ دسمبر ۱۹۸۱ء:۔ مرزا ناصر کی بیوی منصورہ بیگم کی وفات

۱۱ اپریل ۱۹۸۲ء:۔ نوعمر طاہرہ سے مرزا ناصر کا ۷۳ سال کی عمر میں عقد ثانی۔ "قادیانی بزرگوں" کی اخبار الفضل میں شادی کے پائیدار خوشگوار با برکت ہونے کے بارے میں بشارات۔ ۲۳ مئی کو ہنی مون منانے اسلام آباد پہنچ گئے۔

۲۹ مئی ۱۹۸۲ء:۔ اسلام آباد میں مجلس ختم نبوت کی جانب سے مرزا ناصر کی رہائش گاہ کے سامنے جلسہ۔ مولانا اللہ وسایا کا ایمان افروز خطاب اور مرزا ناصر پہ دل کا دورہ۔

۳۱ مئی ۱۹۸۲ء:۔ دل پہ دوبارہ حملہ اور شدید کمزوری۔

۸ جون ۱۹۸۲ء:۔ دل کا شدید حملہ۔ ۸۔ اور ۹ جون کی درمیانی شب پونے ایک بجے بیت الفضل اسلام آباد میں مرزا ناصر احمد قادیانی مملکت کے قیام اور شاندار فتوحات پہ صد سالہ جشن منانے کی حسرت لئے ہوئے ۱۹۸۹ء سے بہت پہلے ہی اس دنیا سے منہ موڑ گئے۔

قارئین کرام! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ مرزا ناصر کی عبرتناک موت کے بعد قادیانیت اور بھی تیزی سے زوال پذیر ہے۔ اور غلام احمد قادیانی مذہب کا خلیفہ چہارم پاکستان سے فرار ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت سے مجاہدین ختم نبوت عصر حاضر کے اس عظیم فتنہ کو نیست و نابود کرنے کے لئے تمام دنیا میں قادیانیت کا تعاقب کر رہے ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مرزا ناصر کی دوسری شادی کے سلسلے میں ہم بعض خاص باتوں کا ذکر بھی کرتے چلیں۔

پروفیسر نصیر احمد [illegible] کی ایک چھوٹی بہن طاہرہ صدیقہ ہے۔ پروفیسر صاحب اس کی شادی کے لئے کوشاں تھے اور اس سلسلے میں جو رشتے آئے ان کے ناموں کی لسٹ بنا کر انہوں نے اپنے پیر و مرشد مرزا ناصر کے پاس دعا کے لئے بھیجی نیز اس لئے کہ وہ مناسب نام اس لسٹ میں سے بتا دیں۔ مرزا ناصر احمد نے لسٹ میں درج شدہ سارے نام کاٹ کر اوپر اپنا نام لکھ دیا اور لسٹ پروفیسر صاحب کو واپس کر دی۔ انہی دنوں خلیفہ کے لئے بیوی کی اہمیت پر مرزا ناصر نے خطبے بھی دینے شروع کر دیئے۔ نیز چند خاص قسم کے مشہور قادیانی "بزرگ" استخارہ کرنے بیٹھ گئے۔ ان بزرگوں میں مولوی عبدالمالک صوفی غلام محمد اور دوست محمد پیش پیش تھے۔ اور قادیانی اخبار الفضل میں ان کی طرف سے بیانات آنے لگے کہ استخارہ میں اس کے رشتہ کے بارے میں بشارت ہوئی ہے۔ کہ بہت پائیدار خوشگوار اور طرفین کے لئے باعث برکت اور خوشگوار ازدواجی زندگی دونوں کو ہوگی۔ اور طرفین کے لئے باعث راحت ہوگی "ان بزرگوں" اور سب بچوں بوڑھوں کی مبارک سلامت کے شور میں بڈھا گھوڑا لال لگام کے مصداق یہ شادی ہوگئی۔

جب مرزا ناصر کی وفات ہوئی تو نئی بیوی طاہرہ حمل سے تھی۔ خطرہ تھا کہ کہیں وراثت کے چکر میں طاہرہ کو ختم ہی نہ کرا دیا جاوے۔ اس خدشہ کی طرف مکرم مولانا اللہ وسایا صاحب نے ربوہ کی مسجد میں لاؤڈ اسپیکر پر خطبہ جمعہ میں اظہار فرمایا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ طاہرہ کی جان تو بچ گئی۔ لیکن "ارباب نبوت" کے شہزادوں نے حمل گروا دیا۔ اور اس طرح مستقبل میں ایک متوقع وارث سے محفوظ ہوگئے طاہرہ کے عزیزوں نے مولانا کے خطبے جمعہ پر ان کا شکریہ ادا کیا اس طرح

لڑکی کی جان بچ گئی ہے۔ لیکن ان اندوہناک واقعات کا نتیجہ بریگیڈیئر نصیر احمد صاحب پر دل کے شدید دورہ کی صورت میں ظاہر ہوا۔ اور وہ جان سے گئے۔

مرزا طاہر احمد اپنی خلافت کے لئے پہلے سے راہ ہموار کر رہے تھے۔ مرزا رفیع احمد پر تو اس قدر پابندیاں لگ چکیں تھی کہ ان کا عام قادیانی سے کوئی رابطہ ہی نہیں رہا تھا۔ ان کے علاوہ ان کے کزن ایم ایم احمد حریف ہو سکتے تھے۔ مرزا طاہر احمد نے ان کا منہ یوں بند کیا کہ ان کی زمینوں کی ڈویلپمنٹ جماعت کے فنڈ سے رقم لگا کر کروادی اسی طرح ایک حریف بڑے بھائی مرزا مبارک احمد ہو سکتے تھے۔ ان کو بیرون ملک قادیانیوں کے مشنوں کا انچارج سربراہ بنوا کر کر دیا کہ جتنا مرضی خرچ کرو۔ کوئی نہیں پوچھے گا۔ چنانچہ پچھلے دنوں ان پر کئی جانب سے جماعت کے کروڑوں روپے کے فنڈ غبن کرنے کے الزام لگائے گئے۔ مگر جب سیاں بنے کوتوال تو پھر ڈر کاہے کا۔ کے مصداق کچھ بھی نہیں ہوا۔ چونکہ مرزا طاہر کا اپنا کوئی بیٹا نہیں اس لئے اپنے جانشین اور قادیانی مذہب کے آئندہ خلیفہ کے طور پر اپنے داماد اور مرزا ناصر کو بیٹے مرزا لقمان احمد کو آگے لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور پچھلے دنوں تو انہوں نے ایک بیان میں اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ اب تو لقمان کو سچے خواب آنے لگ گئے ہیں۔ لقمان ایک بے کردار رئیس زادہ ہے۔ اُس کے کارناموں پر ہم کسی آئندہ اشاعت میں تبصرہ کریں گے۔

مرزا ناصر احمد کی عبرتناک موت سے مکرم مولانا اللہ وسایا صاحب کی تقریر کا بھی خاص تعلق ہے۔ ۲۶ مئی کی شام کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مرزا ناصر کی رہائش گاہ کے سامنے عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مکرم مولانا اللہ وسایا صاحب نے اپنی پرزور تقریر میں مرزا محمود کے گھناؤنے کردار کے بعض شرمناک پہلوؤں کو کتاب سے پڑھ کر سنایا اور مرزا ناصر کو چیلنج کیا کہ اگر یہ واقعات جھوٹ ہیں تو ثابت کرے۔ یہ چیلنج سنتے ہی اسی وقت مرزا ناصر احمد کو دل کا دورہ پڑ گیا۔ مولانا موصوف تو تقریر کر کے جلسے سے تشریف لے گئے۔ بعد ازاں پولیس آئی اس وقت مولانا عبد الشکور دینپوری تقریر کر رہے تھے جو گرفتار کر لیے گئے۔

قادیانی حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی آخرت سنوارنے اور اپنی ہی بھلائی کے لیے غیر جانبداری اور کھلے دل سے مندرجہ بالا سطور پر غور کریں۔ مرزا ناصر احمد کی فتوحات کی بشارتوں کا انجام آپ کے سامنے ہے۔ اُن کو خدا تعالیٰ کی نصرت پہ بھروسہ نہ تھا۔ اس لیے پیپلز پارٹی کا سہارا لیا۔ لیکن کیا آپ کے مذہب کی فتح ہو گئی؟ اور عزت بڑھ گئی! ہرگز نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے اُسی پارٹی کے سربراہ کے ہاتھوں آپ کو غیر مسلم قرار دے کر ساری دنیا میں قادیانی مذہب کو رسوا کرا دیا۔ اور آپ کے نام نہاد خلیفہ کی بشارتیں دھری رہ گئیں۔ کیا آپ کے یہ خلفاء (جیسا کہ آپ کہتے ہیں) نعوذ باللہ خلفائے راشدین کے ہم پلہ ہو سکتے ہیں! پھر آپ کے نام نہاد بزرگوں" جن کو آپ صحابہ کرام کا درجہ دیتے ہیں" کی مرزا ناصر کی طاہرہ سے شادی کے بارے میں خوشگوار پائیدار ہونے کی بشارت کا حسرتناک انجام بھی آپ نے دیکھ لیا کہ دونوں میاں بیوی کو یہ شادی کیسے راس آئی۔ کہ شادی کے نغمے کے ساتھ ہی مرزا ناصر کی ارتھی آ گئی اور نوخیز دلہن زندہ لاش بن گئی۔ اس کے لائق فائق بھائی کا ہارٹ فیل ہو گیا آپ پر عذاب پر عذاب آ رہا ہے۔ نشان پر نشان اللہ تعالیٰ دکھا رہا ہے۔ مہلت کے دن تھوڑے ہیں۔ غور کرو۔ توبہ کرو اور جلد امت محمدیہ میں لوٹ کر رحمت اللعالمین کے سائے تلے پناہ حاصل کرو۔ ورنہ۔ بہمہ ذلت و رسوائی نیست و نابود ہو جاؤ گے

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

بقیہ: ورخط کا جواب

"قادیان تمام بستیوں کی اُم ہے۔ پس جو قادیان سے تعلق نہیں رکھے گا وہ کاٹا جائے گا تم ڈرو کہ تم میں سے کوئی نہ کاٹا جائے۔ پھر یہ تازہ دودھ کب تک رہے گا، آخر ماؤں کا دودھ بھی سوکھ جایا کرتا ہے۔ کیا مکہ اور مدینہ کی چھاتیوں سے یہ دودھ سوکھ گیا کہ نہیں"

(حقیقۃ الرؤیا ص۴۶)

جناب اشرف صاحب! یہ داستان بہت طویل ہے اگر آپ فرمائیں گے تو پھر تفصیل کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہی ہے کہ:

۱۔ قادیانیوں کا خدا پر ایمان نہیں۔
۲۔ رسول کریمؐ پر ایمان نہیں۔
۳۔ قرآن پر ایمان نہیں۔
۴۔ حدیث پر ایمان نہیں۔
۵۔ بلکہ وہ اسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک تعلیم کے منکر اور مخالف ہیں اس لئے قرآن و حدیث کے چھوڑنے والے بلکہ تمسخر و استہزاء کرنے والے قادیانی ہیں —— میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عقل سلیم عطا فرمائے تاکہ آپ بے جا ہٹ دھرمی چھوڑ کر اپنی عقل کا صحیح استعمال کر کے راہ ہدایت کو قبول کرنے والے بنیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو حق سمجھنے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

خادم ختم نبوت

محمد حنیف ندیم —— کراچی

باطل کا تعاقب

لندن کے ایک قادیانی ایم ایس اشرف کے خط کا جواب

تحریر: محمد حنیف ندیم

آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا

یوں تو آپ کا سارا خط ہی مرزا قادیانی کی طرح تضادات کا مجموعہ ہے۔ لیکن آخری اعتراضات اس کہاوت کے مصداق ہیں کہ "آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا"۔۔۔۔

کہاں تو آپ اجرائے نبوت کے دلائل دے رہے تھے اور کہاں اس سے ہٹ کر "مجدد اور" "امامت" کی بحث شروع کردی۔ آپ نے لکھا ہے کہ خدا ہر صدی کے سر پر مجدد بھیجے گا۔۔۔۔۔ بتاؤ! آج عالم اسلام کا امام ہے۔ مرزا صاحب نے کہا میں اس زمانے کا امام ہوں وغیرہ

جواب :۔

اگر مجدد سے مراد مسیح ہے تو پہلے لکھا جا چکا ہے کہ مسیح اور مہدی کی سب روایتوں کو مرزا قادیانی بے اصل لکھ چکا ہے۔ جب مسیح، مہدی، مجدد و امام سے مراد ایک ہی شخص ہے۔ تو یہ سب روایتیں بے اصل ہیں اس لیے ان سے استنباط نہیں کیا جا سکتا، اور ہی حدیث مجدد تو اس کو پیش کرنے کا آپ کو اس لیے بھی حق نہیں کہ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی ہے۔ اور حضرت ابوہریرہؓ کے متعلق مرزا قادیانی یہ لکھ چکا ہے کہ

"ابوہریرہ فہم قرآن میں ناقص ہے اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے (ضمیمہ نصرۃ الحق)

جہاں تک مسئلہ امامت کا تعلق ہے تو اس پر آپ نے کوئی دلیل پیش نہیں کی اس لیے مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ میں امام ہوں قابل اعتبار نہیں کیونکہ اس نے تو "خدائی کا دعویٰ" بھی کیا ہے۔ "خدا کا بیٹا" ہونے کا دعویٰ بھی کیا، خدا کی بیوی" بھی بن گیا، نیز اس نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اس نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے کہ میں "محمد رسول اللہ" ہوں اور کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پہلی رات کے چاند تھے اور میں چودھویں رات کی طرح چمکنے والا چاند ہوں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔ اس لیے مرزا قادیانی کے سب دعوے غلط، خلل دماغ کا نتیجہ یا اس کے محسن و مربی انگریز کی شرارت ہے۔ اور اس نے وھو یدعیٰ الی الاسلام نہیں بلکہ وھو یدعیٰ الی الکفر کا فریضہ انجام دیا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے گزر چکا ہے۔ مرزا قادیانی کا اسلام انگریز کی طاعت تھا۔ اور سچا نبی کسی ظالم یا کافر وغیرہ کا مطیع ہی ہوتا وہ مطاع ہوتا ہے جیسا کہ قرآن پاک میں صاف موجود وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔

آخری بات

جناب ایم اشرف صاحب! آپ نے اسلام اور اہل اسلام پر جو اعتراضات کیے تھے۔ گذشتہ صفحات میں ان کے بخیے ادھیڑ دیئے گئے ہیں۔ مرزا قادیانی اور آپ لوگوں کی مثال اس شکاری کی سی ہے جو جنگل میں شکار کے لیے جاتا ہے تو اسی کی زبان بولتا ہے۔ اور وہ بھولا جانور اس کے دھوکے اور فریب میں آ کر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ آپ بھی جب مسلمانوں کے پاس جاتے اور ان سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں۔

آمنا باللہ وبالیوم الآخر

لیکن قرآن پاک نے صاف کہہ دیا

وما ھم بمؤمنین

یا آپ وہ لوگ ہیں جن کے متعلق حضرت امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک زمانے میں ایسے لوگ ہوں گے جن کے حلق سے قرآن نہیں اترے گا یعنی وہ دل سے قرآن پر ایمان نہیں لائیں گے اور زبان سے قرآن قرآن پکاریں گے چنانچہ آپ ہی کا گروہ وہ گروہ ہے جن کی یہ حالت ہے کہ آپ کے مرزا قادیانی نے اپنے جھوٹ کو چھپانے کیلئے قرآن پاک میں صریح تحریف کی جس کی چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

قرآن کریم کی آیت ہے۔

ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام (پارہ 2 رکوع 9)

مرزا قادیانی نے یوں لکھا ہے۔

یوم یاتی ربک فی ظلل من الغمام۔

(حقیقۃ الوحی ص154)

آیت یہ ہے۔ (1)

فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار

(پارہ اول)

مرزا قادیانی نے اسے یوں لکھا ہے۔

فان لم تفعلوا ولن فاتقوا النار الخ

(ازالۃ الحق ج ا ص91)، (سرمہ چشم آریہ کا حاشیہ ص1)

(حقیقۃ الوحی ص32)

2۔ مکہ معظمہ کو ھدی للعالمین کہا گیا ہے کہ وہ سب جہانوں کے لیے ہدایت ہے۔ بقول علامہ اقبالؒ

دنیا کے بتکدوں میں پہلا وہ گھر خدا کا
ہم اس کے پاسباں ہیں وہ پاسباں ہمارا

اس کے برخلاف آپ حضرات کا یہ عقیدہ اور ایمان ہے کہ

باقی ص19 پر

ختم نبوت اور قادیانی اعتراضات

محمد قاسم فاروقی جلبانی کراچی

مسئلہ ختم نبوت | رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم النبیین ہونا اور آپ کا آخری پیغمبر ہونا۔ آپ کے بعد کسی نبی کا دنیا میں مبعوث نہ ہونا۔ اور ہر مدعی نبوت کا کاذب و کافر ہونا۔ ایسا مسئلہ ہے کہ جس پر صحابہ کرام سے لے کر آج تک ہر دور کے مسلمانوں کا اجماع و اتفاق رہا ہے۔

صحابہ کرام سے لے کر آج تک امت مسلمہ کے سب طبقات کا اجماع اس عقیدہ پر رہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی کسی کو نبوت یا رسالت کا منصب نہیں دیا جائے گا اور جو دعویٰ کرے وہ کاذب و کافر و دجال ہے اور منکر قرآن و حدیث ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مسیلمہ کذاب مدعی نبوت سے خلیفہ اول صدیق اکبرؓ نے جہاد کر کے اس کے ماننے والوں کو قتل کر دیا تھا ائمہ سلف اور علماء امت کے اقوال اور تصریحات اس پر شاہد ہیں کہ ہر مدعی نبوت کاذب و کافر ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مقدس ہے کہ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی (ترمذی) یعنی بے شک نبوت و رسالت میرے بعد منقطع ہو چکی ہے۔ میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ ہی نبی (ترمذی)

اس حدیث نے واضح کر دیا کہ آپ کے بعد غیر تشریعی نبوت بھی باقی نہیں۔

نیز ایک دوسری حدیث میں حضور علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ اَنَا الْعَاقِبُ وَالْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ۔۔۔ یعنی میں عاقب ہوں۔ اور عاقب ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ یہ حدیث بھی صاف بتلا رہی ہے کہ حضور علیہ السلام ہی آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

مرزائی اعتراض | حدیث انا العاقب۔۔۔ والعاقب الذی لیس بعدہ نبی۔۔۔ کا جواب یہ دیا ہے کہ عاقب کے معنی لیس بعدہ میں نبوت کی نفی یہ راوی کا اپنا گمان و خیال ہے۔

الجواب | یہ بالکل غلط ہے۔ جس کسی نے یہ کہا ہے یہ خود اسی کا خیال ہے۔ ورنہ حدیث میں کوئی تفریق نہیں۔ عاقب کے یہ معنی تو خود حضور علیہ السلام نے کئے ہیں کہ عاقب وہ کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔ جیسا کہ ابن حجرؒ لکھتے ہیں۔ وفی روایۃ سفیان بن عیینۃ عند الترمذی وغیرہ بلفظ الذی لیس بعدہ نبی۔۔۔ (فتح الباری جزء ۶ ص ۴۰۳ مطبوعہ دہلی) سفیان بن عیینہ کی منقولہ حدیث میں امام ترمذیؒ وغیرہ کے نزدیک یہ لفظ ہیں کہ میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا لہٰذا ثابت ہوا کہ عاقب کی تفسیر میں جو الفاظ وارد ہیں وہ کلمات مرفوع ہیں آپ نے خود فرمائے ہیں۔ اس لفظ عاقب کی تشریح ملا علی قاریؒ نے اپنی کتاب جمع الوسائل فی شرح الشمائل (حصہ دوم صفحہ ۱۸۶) میں یوں فرمائی ہے۔ والعاقب الذی لیس بعدہ نبی قیل ھذا قول الزھری و قال العسقلانی ظاھرہ مدرج لکنہ وقع فی روایۃ سفیان بن عیینۃ عند الترمذی اتی فی الجامع بلفظ الذی لیس بعدی نبی۔۔۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ الفاظ مرفوع ہیں۔۔۔ نیز علامہ عبدالرؤف المناوی المصری نے متن میں لفظ بعدی کو نقل فرمایا (ملاحظہ ہو۔ جمع الوسائل شرح الشمائل مصری الملا علی قاری برحاشیہ)

نیز چوتھی صدی کے مشہور محدث علامہ حافظ ابن عبدالبرؒ نے روایت مذکورہ یوں نقل فرمائی۔

قال۔۔۔ وانا الخاتم ختم اللہ بی النبوۃ وانا العاقب فلیس بعدی نبی۔۔۔ ملاحظہ ہو (کتاب الاستیعاب برحاشیہ اصابہ مطبوعہ مصر ص ۳۷ جلد اول)

یعنی آپ نے فرمایا میں خاتم ہوں اللہ نے نبوت میرے ساتھ ختم کر دی ہے۔ اور میں عاقب ہوں پس میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ نیز چھٹی صدی کے مشہور محدث قاضی عیاضؒ فرماتے ہیں کہ۔ و فی الصحیح انا العاقب الذی لیس بعدی نبی۔۔۔ ملاحظہ ہو (کتاب الشفا مطبوعہ استنبول ص ۱۹۰ جلد اول) ص ۱

اسی طرح تفسیر خازن سورۃ صف میں ہے کہ۔ وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی۔۔۔ (ص ۶۵ جلد ہفتم طبع مصر ۱۳۲۸ھ) بہرحال مذکورہ بالا تمام حوالوں شفاء، کتاب الاستیعاب، خازن، شرح الشمائل میں لفظ بعدی موجود ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ یہ تفسیر راوی نہیں بلکہ تفسیر نبوی ہے۔

مرزائیوں سے جب کوئی بات نہیں بن آئی تو ایک اور اعتراض جڑ دیا کہ۔ صحاح ستہ جو حدیث کی معتبر کتب ہیں ان میں تو یوں نہیں آیا ہے فلہٰذا یہ حجت نہیں ہے تو جواب یہ ہے کہ صحاح ستہ میں کیا ترمذی نہیں؟

ملاحظہ ہو صحاح ستہ میں سے ترمذی میں یہ حدیث موجود ہے۔ ملاحظہ ہو ترمذی ابواب الاستیذان والادب باب ما جاء فی اسماء النبی۔ میں یہ حدیث صحیح یوں مرقوم ہے۔۔۔ وانا العاقب الذی لیس بعدی نبی۔ ملاحظہ ہو (ترمذی مطبوعہ مصر ص ۱۳۷ جلد دوم مطبوعہ ۱۲۹۲ھ و مطبع مجتبائی دہلی ص ۱۰۱ جلد دوم مطبوعہ ۱۳۲۸ھ و مطبوعہ مجیدی پریس کانپور ص ۱۱۲ جلد دوم)

قارئین گرامی۔ یہ تھے حوالہ جات مرزائی اعتراض کے جوابات کی شکل میں بحوالہ پیش کر دیئے۔ یہ اعتراض مرزائیوں کی کتاب احمدیہ پاکٹ بک میں موجود ہے۔

باقی ص ۳ پر

بدعنوانیوں کا ناسور

نیشنل بنک ، بینیں ڈاؤ دیانی لارڈ ٹیکسز ڈیٹا کی کہانی

ملک شیخ عزیز

اس وقت ہر قسم کی بدعنوانیوں کا شکار ہے ۔ رشوت ستانی ، سفارش ، لوٹ کھسوٹ ، اقربا پروری اور سرکاری قرضوں کی ناواجبی معافی جیسی بدعنوانیاں سرفہرست ہیں ۔ انصاف اور احتساب محض ایک کاغذی پیرہن سے زیادہ کچھ حقیقت نہیں رکھتے ۔ نتیجۃً قومی سرمایہ ، راشی افسروں ، لٹیروں ، غنڈوں ، خیانت کاروں ، کنبہ پروروں کی جھولیوں کی نذر ہو رہا ہے غریب اور مظلوم عوام انصاف اور احتساب کے دروازوں پر دستک دیتے دیتے تھک ہار کر بیٹھ گئے ہیں ۔

حال ہی میں وفاقی وزیر منصوبہ بندی ڈاکٹر محبوب الحق نے اسمبلی کے اجلاس میں ایک سوال پر یہ انکشاف کیا ہے کہ بدعنوان سرکاری افسر ۴۰ ارب روپے سالانہ خرد برد کر جاتے ہیں ۔ آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی بعض رپورٹوں میں بھی بعض سرکاری محکموں میں سرکاری رقوم کے بے دریغ استعمال اور ضیاع کی نشاندہی کی گئی ہے ۔

حکومت نے بدعنوانیوں کی نشاندہی کے لیے چند کمیٹیاں مقرر کی ہیں ۔ ان کی رپورٹیں حکومت تک پہنچ چکی ہیں ۔ مگر اس ناسور کو ختم کرنے کیلئے ابھی کوئی ٹھوس عملی قدم نہیں اٹھایا جا سکا ۔ وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے خود بھی بدعنوانیوں کی روک تھام اور نشاندہی کے لیے ایک وفاقی کمیٹی ملک جنرل الجیلانی کی قیادت میں قائم کر رکھی ہے ۔ جس نے سراغ لگا کر اعلیٰ سرکاری حکام کی کارکردگی کو ملاحظہ ازبام کیا ہے ۔ اور ثابت کیا ہے کہ یہ لوگ ملک و قوم کو اربوں روپے کا نقصان پہنچا چکے ہیں ۔ اس کمیٹی نے ان کے خلاف کارروائی کی بھی سفارش کی ہے ۔ افسران کے اثاثوں کی چھان بین کا کام بھی کیا جا رہا ہے ۔ کمیٹی نے متعدد سرکاری و نیم سرکاری اداروں کے حساب کتاب کی چھان بین کا کام مکمل کر لیا ہے ۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ وزیر اعظم کی ہدایت پر بدعنوانی اور رشوت ستانی کی روک تھام کے لیے تیار کیے جانے والے لائحہ عمل کے تحت یہ طے کر لیا گیا ہے ۔ کہ الزامات ثابت ہو جانے پر ملزم کا کسی طور لحاظ نہیں کیا جائے گا ۔ ان کے بقول ۳۰ کیسوں کے خلاف تحقیقات مکمل کر لی گئی ہے ۔ اور متعلقہ افسران کی سبکدوشی یا ان کے خلاف قانونی کارروائی کا فیصلہ وسط جون میں ہوگا ہم تو توقع رکھتے ہیں کہ ایسا ہی ہوگا اور معاملہ محض تحقیقات لوازمات مرتب کرنے تک ہی محدود نہیں رہے گا ۔

یہاں یہ بھی عرض کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے قوانین اتنے لچکدار اور نرم ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے مجرم اور بدعنوانی پر بھی مجرم کو قرار واقعی سزا دینا ممکن نہیں ۔ مروجہ قوانین کے تحت ملزم اور مجرم کو صرف برطرف کیا جا سکتا ہے حالانکہ ایسے شخص کی تمام منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد اور اس پر انحصار کرنے والے لواحقین کے اثاثوں کی ضبطی کے علاوہ اسے قید اور جرمانے کی سزا بھی ملنی چاہیے ۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ اگر بدعنوانی کو ختم کرنا ہے تو پہلے سفارش کو ختم کرنا ہوگا ۔ یہ رشوت کی

اور وفاقی پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے چیئرمین سردار فدا محمد شاہ کے اس مبنی برحقائق تاثر " ہمارے ملک میں حساب مانگنے پر گالی ملتی ہے " پر غور و خوض کرنا ہوگا تاکہ احتساب ادارے بلا خوف و خطر تحقیقات کا عمل کامیابی سے جاری رکھ سکیں ۔

اطبار کرام و معالجین حضرات
آیورویدک کشتہ جات
اور
جڑی بوٹیوں کے نمکیات
صحیح اجزاء سے تیار کردہ
قرابادینی مرکبات
پیش کرنے والا ممتاز ادارہ
الحافظ دواخانہ منچن آباد ضلع بہاولنگر

ایک بے ہودہ اور مہذب قسم ہے۔

امید واثق ہے کہ جونیجو حکومت اس سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں بہر حال پوری کرے گی اور بدعنوانی کے ناسور کو ختم کر کے ملک و قوم کا مستقبل روشن کرے گی

نیشنل بینک کے لیٹرے اسلم خان قادیانی کی خبر لو!

قادیانیت کا ناسور ملک و قوم کے رگ و ریشہ میں اس حد تک سرایت کرتا جا رہا ہے۔ کہ اس کا بروقت علاج اور پرہیز شروع نہ کیا گیا تو یہ قوم کی مرگ ناگہاں پر منتج ہو کر رہے گا۔ ہر چند حکومت کو قادیانیوں کے عقائد و عزائم، اسلام دشمنی، اسرائیل سے ان کا گٹھ جوڑ، سرکاری و نیم سرکاری اداروں میں لوٹ کھسوٹ اور مرزائیت نوازی کے بارے میں کہا جا چکا ہے۔ مگر ہمارے حکام آنکھیں بند کیے ہوئے ان قادیانیوں کو کھل کھیلنے کے مواقع فراہم کر رہے ہیں، دانستہ بھی اور نادانستہ بھی۔ قادیانی طبقہ تمام سرکاری و نیم سرکاری اداروں کی کلیدی اسامیوں پر براجمان ہے۔ ملک سے زیادہ وہ قادیانیت کے خیر خواہ ہیں۔ اپنے قادیانی بھائیوں کی بھلائی اور بہتری کے لیے وہ کسی قانون اور ضابطہ کو در خور اعتنا نہیں سمجھتے ہیں۔ ملک دشمن ہوتے ہوئے بھی ان کو طرح طرح سے نوازا جا رہا ہے۔ ان کی بدعنوانیوں پر چشم پوشی سے کام لیا جا رہا ہے۔ جو کہ انتہائی قابل مذمت ہے۔ اس بحث میں ہم صرف نیشنل بینک آف پاکستان میں قادیانیت نوازی کی چند مصدقہ وارداتیں پیش کرتے ہیں جن سے پتہ چل جائے گا کہ ایک قومی سطح کے بینک میں قادیانیوں کی بہبود کے لیے کیسے کیسے ہتھکنڈے استعمال کیے جا رہے ہیں یہ حقائق نیشنل بینک کی چند برانچوں سے اکٹھے کیے گئے ہیں۔ ان میں نیشنل آف پاکستان زونل آفس بہاولپور، نیشنل بینک ہرنسپل آفس ملتان، نیشنل بینک چوک شاہ عباس برانچ، نیشنل بینک گلگشت برانچ شامل ہے۔

۱۔ نیشنل بینک آف پاکستان، ملتان

نیلامی گاڑیاں

نام و خریداران	گاڑی نمبر	رقم نیلامی
۱۔ ڈاکٹر فواد ہاشمی	MNF 1586 ڈاٹسن 120Y ماڈل 79-80	41650/-
۲۔ ڈاکٹر منصور	MNF 6783 ڈاٹسن 120Y، ماڈل 79-80	40650/-
۳۔ وسیم کوثر	MNF 6784 ٹویوٹا ماڈل 79-80	40400/-

ڈاکٹر فواد ہاشمی کا نمبر ۱۴۹ اسی رقم کے ساتھ تھا مگر بعد میں ۱۱۵۰ اور ۱۵۱ نمبر بڑھا کر فواد کی درج بالا رقم میں اضافہ کر کے نمبر ۲ اور نمبر ۳ پر درج بالا حضرات کو گاڑیاں دے دی گئیں جو قادیانی ہیں۔

۲۔ مرزا مسعود احمد ناصر، آفیسر گریڈ۔ I جو کہ گلگشت برانچ کا منیجر تھا کو ڈیرہ اسماعیل خان سے تبادلہ کروا کر ملتان لایا گیا۔ بعد ازاں اس کو اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ کے درجہ پر ترقی دلائی جب کہ موصوف صرف میٹرک پاس ہے۔ اور اس سے زیادہ قابلیت اور تجربہ رکھنے والے آفیسر صاحبان کو ترقی نہیں دی گئی۔

۳۔ قادیانی " احمد کاٹن جنرز " ملتان نیشنل بینک چوک شاہ عباس سے بذریعہ چیک نمبر RM. 76 ۴۹۶۸۲ مورخہ ۸۶۔ ۱۱۔ ۱۰ بیس لاکھ کا قرضہ دیا گیا جبکہ یہ پارٹی قبل ازیں نیشنل بینک سے کاروبار نہیں کرتی تھی۔

۴۔ ساولکس قادیانی پارٹی ہے۔ اس کا مالک ملتان کی قادیانی جماعت کا نائب امیر ہے اس کے حق میں بھی قرضہ منظور کیا گیا۔ جب کہ یہ پارٹی اس سے قبل نیشنل بینک سے لین دین نہیں کرتی تھی۔

۵۔ چوہدری علم الدین کاٹن جنرز ہارون آباد ایک قادیانی پارٹی ہے۔ اس کا ۱۱٫۱۱ لاکھ روپے کا قرضہ جو اس قادیانی کے ذمہ واجب الادا تھا، ادائیگی نہیں کی اور اس کو معافی کے لیے اس قادیانی نے ہیڈ آفس بھجوایا ہے۔

مسلمان عملہ کے سزا کے طور پر تبادلے

قادیانی طبقہ کی ناجائز طرف داری اور اعانت کے ساتھ ساتھ مسلمان ماتحت عملہ کو پریشان کرنے اور ان کے ناجائز تبادلے کرنے کے متعلق بھی چند واقعات ملاحظہ کیے جاتے ہیں۔

باقی ص ۳۰ پر

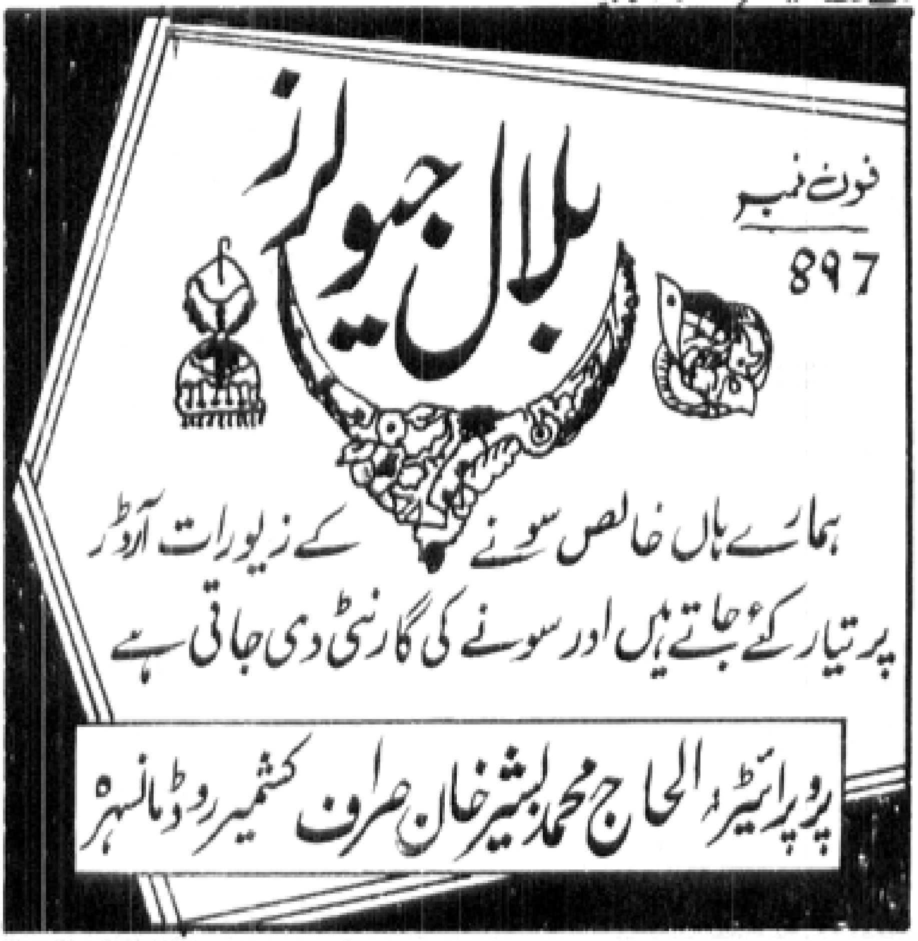

بزمِ ختم نبوت

میں ختم نبوت کا کئی ماہ سے خریدار ہوں

محبوب کتاب گھر کروڑ لعل عیسن

ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے کروڑ میں ہمارے پاس حافظ خلیل احمد کے ذریعے پہنچ رہا ہے ختم نبوت بہت اچھا رسالہ ہے مجھے خوب پسند آیا دعا ہے اللہ تعالیٰ ختم نبوت کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے آمین

گر ختم نبوت پہ تیرا ایمان نہیں ہے!

کلام ڈاکٹر ممتاز نقوی آف پیرووال خانیوال

گر ختم نبوت پہ تیرا ایمان نہیں ہے
تو مرتبے کافر ہے، انسان نہیں ہے

تخلیق ہوئی جس کے لیے کائنات کل یہ
اس سے تو کوئی بڑھ کے ذی شان نہیں ہے

جمال محمد سے تو کائنات ہے روشن
یہ ہے نور سراپا تجھے پہچان نہیں ہے

ان کے بغیر عرش معلے پہ گیا کون
سب کچھ ہے تجھے علم تو انجان نہیں ہے

سارے نبیوں سے ہیں افضل میرے آقا
یہ مرتبہ عالی کوئی آسان نہیں ہے

ممتاز میرے دل میں محمد ہی بسے ہیں
ان کے سوا کوئی سروسامان نہیں ہے

دل کو پسند آیا

محمد اشتیاق ۔ احمد پور شرقیہ

ختم نبوت رسالہ پڑھا دل کو بہت پسند آیا۔ یہ رسالہ اپنی نوعیت کا سب سے اچھا رسالہ ہے۔ نونہالان ختم نبوت کا صفحہ بہترین جا رہا ہے۔

دل خوش ہوتا ہے

عبدالغفور چک ۵۸ ڈبلیو بی وہاڑی

آپ کا شائع کردہ رسالہ ختم نبوت یکم جنوری ۱۹۸۶ء سے باقاعدہ ہر ہفتے وصول کرتا ہوں۔ شمارہ پڑھ کر دل بہت خوش ہوتا ہے۔ گھر والے بہن بھائیوں کو اور دیگر دوست احباب کو رسالہ پڑھایا ہے وہ بھی بہت خوش ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسکو تا قیامت جاری رکھے۔ آپ کی خدمات واقعی قابل ستائش ہیں۔

محبت رسول ؐ

رانا محمد ناصر علی قصبہ روڑہ ضلع خوشاب

حضرت عائشہؓ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور آکر عرض کیا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کی زیارت کرا دو حضرت عائشہؓ نے حجرہ مبارک کھولا انہوں نے زیارت کی اور روتی رہی اور روتے روتے انتقال فرما گئیں

ایک عظیم جہاد

محمد عبید اللہ

رسالہ ختم نبوت الحمدللہ رسالہ جمعیت طلباء اسلام مستونگ کے سرپرست اور مدرسہ عربیہ صدیقیہ کے صدر مدرس مولانا مولا بخش صاحب کے توسط سے وصول ہو رہا ہے بندہ ہر جمعے بے چینی سے انتظار رہتا ہے جسکے مطالعہ سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے اور روح کو تسکین ملتی ہے اور ملک کے اندر اور باہر کے قادیانی حالات کا پتہ چلتا ہے اللہ کریم سے دعا ہے کہ آپ کا اللہ کرے اس جدوجہد کو دن بدن ترقی عطا فرمائے آمین۔

قربانی دینے کیلئے تیار ہیں

محمد اسد اللہ خان۔ ٹانک

میں ایک طالب علم ہوں اور آزاد قبائل کا رہنے والا ہوں ایک بار ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل میری نظر سے گزرا جب میں نے اس کا مطالعہ کیا تو عجیب و غریب معلومات رسالہ پایا مرزائیوں کے کفریہ عقائد بھی معلوم ہوئے۔ اب میں ختم نبوت کا مستقل قاری ہوں۔ کبھی پرچہ تاخیر سے ملے تو بیتاب ہو جاتا ہوں۔

پرچے کو پابندی سے پڑھنے کے بعد میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ختم نبوت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے لئے نہ صرف اپنے آپ کو تیار کر لیا ہے بلکہ میں اور آزاد قبائل کے میرے تمام ساتھی بھی تیار ہیں۔

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا وطالبات کا صفحہ

نماز

- فجر کی نماز سب سے پہلے حضرت آدمؑ نے ادا کی۔
- ظہر کی نماز سب سے پہلے حضرت ابراہیمؑ نے ادا کی۔
- عصر کی نماز سب سے پہلے حضرت یونسؑ نے ادا کی
- مغرب کی نماز سب سے پہلے حضرت موسیٰؑ نے ادا کی
- عشاء کی نماز سب سے پہلے حضرت عیسیٰؑ نے ادا کی

واللہ اعلم بالصواب

(عبدالقیوم آرائیں ویجھوٹ ضلع تھرپارکر)

ایک ظالم کا قصہ

تحریر: افضل بہمن ... ۹/۲

بخارا کا ایک حاکم بہت ظالم تھا۔ ایک دن وہ اپنی سواری پر چلا جا رہا تھا کہ راستے میں اس کی نظر ایک کتے پر پڑی۔ جس کو خارش ہو رہی تھی۔ اور سردی سے ٹھٹھرتے بہت ستا رکھا تھا۔ اس ظالم کی نگاہ اس کتے پر پڑتے ہی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔

اور اپنے نوکر سے کہا کہ اسے گھر لے چلو میرے آنے تک اس کا خیال رکھنا یہ کہہ کر وہ اپنے کام پر چلا گیا جب واپس آیا تو کتا منگوایا اور گھر کے ایک کونے میں بندھوا دیا۔ اس کے سامنے گوشت کے ٹکڑے ڈالے اور پانی رکھوایا۔ اور اس کے بدن پر تیل ملوا کر ایک کپڑے کی جھول اس کے اوپر ڈلوائی۔ اس کے قریب آگ رکھوائی۔ تاکہ آگ کی گرمی سے اس کی سردی کا اثر زائل ہو جائے۔

اس قصے کو دو ہی دن گزرے تھے کہ اس ظالم حاکم کا انتقال ہو گیا۔ ایک بزرگ جو اس کے مظالم اور سلوک سے خوب واقف تھا اس نے ظالم حاکم کو خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کیا گزری اس نے کہا حق اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا اور فرمایا

تو کتا تھا (یعنی کتوں جیسے کام کرتا تھا) اس لئے ہم نے ایک کتے ہی کو تجھے دے دیا۔ (یعنی اس خارش زدہ کتے کے طفیل تجھے بخش دیا) اور میرے ذمہ جو حقوق تھے ان کا خود ادا کرنے کا ارادہ فرمایا حق تعالیٰ شانہ کی ذات بڑی کریم ہے اور سارے جہانوں کی مالک ہے اس کے کرم تک کوئی کہاں پہنچ سکتا ہے آدمی کو چاہیے کہ اس کی خوشنودی کی تلاش میں رہے۔ نہ معلوم کسی کی کیا بات آقا کو پسند آجائے۔

جواہر ریزے

۱۔ دنیا میں ان لوگوں پر نظر رکھو جو تم سے نیچے ہیں ان پر نظر نہ رکھو جو تم سے اوپر ہیں۔

۲۔ سچے لوگ ہی مخلص ہوتے ہیں حق بات باطل کو کچل ڈالتی ہے۔

۳۔ صبر کی تلخی، علم کی شیرینی۔ اور عمل کی سختی وہ دوا ہے جس سے دل کی ہر بیماری کا علاج کر سکتے ہیں۔

۴۔ اس دن پر آنسو بہا جو تیری عمر سے کم ہو گیا اور اس میں نیکی نہیں تھی۔

۵۔ زبان کو شکایت سے بند کرو۔ زندگی کی خوشی عطا ہوگی

۶۔ دنیا کی لذتوں کو توڑ دینے والی چیز (موت) کو کثرت سے یاد کیا کرو۔

مرسلہ محمد قاسم صدیق سنکھترہ

دوستی مت کر

- غرض مند اور لالچی سے۔
- بدکار اور مکار سے۔
- دوست کے دشمن اور دشمن کے دوست سے۔
- چھچھورے اور شیخی خورے سے۔
- بے جانے بوجھے اور بخیل سے۔
- بیوقوف اور جھوٹی گواہی دینے والے سے۔
- جس شخص سے ماں باپ تنگ ہوں۔
- بے جا کلام اور زیادہ قسمیں کھانے سے۔

مت کر

- بغیر مشورہ کے کوئی کام۔
- کسی پر نکتہ چینی۔
- رشتہ داروں سے قطع تعلق۔
- حاجت مند رشتہ دار کو نا امید
- ارشادات ربانی وسنت نبویؐ سے کنارہ کشی۔

ختم نبوت پڑھ کر اپنے ساتھیوں میں تقسیم کریں

عرفان سیٹھی سرگودھا

میرا طریقہ یہ ہے کہ میں ختم نبوت رسالہ پڑھ کر اپنے کسی دوست احباب کو دے دیتا ہوں کیونکہ ختم نبوت ایک ایسا رسالہ ہے جو کہ سدا بہار ہے۔ اور کبھی بھی ضائع نہیں ہوتا اس لئے میں تمام ختم نبوت کے دوستوں سے اپیل کروں گا کہ وہ رسالہ پڑھ کر آگے دوستوں کو تقسیم کر دیں تاکہ دوسرے لوگ بھی اس کے فائدے سے محروم نہ رہیں

ہمیں قادیانیت سے بچایئے ---

میرپور خاص کی مسلمان طالبات کی اپیل

میرپور خاص کے غیرتمند مسلمانو!

مسلم بچیوں کی فریاد کو سنو

ہمیں میرپور خاص گرلز ہائی سکول کی طالبات نے یہ خط بھیجا ہے اور ہم سے اپیل کی ہے کہ ہمیں قادیانی ہونے سے بچایا جائے۔ یاد رہے کہ ہماری مسلمان طالبات کا یہ دوسرا خط ہے اس سے قبل بھی وہ اپنے خط میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار کر چکی ہے خط یہ ہے۔

ہم رسالہ ختم نبوت پڑھتی ہیں اور بہت خوش ہوتی ہیں۔ اسی وجہ سے ہم اپنی بپتا ادارہ ختم نبوت کی خدمت میں پیش کر رہی ہیں۔ ممکن ہے اس عظیم رسالہ کی وجہ سے ہمارا مطالبہ منظور ہو جائے اور قادیانی ٹیچرز کی گمراہ کن تبلیغ سے بچ جائیں واقعہ یہ ہے کہ ہم میرپور خاص کے ایک گرلز اسکول دسویں جماعت کی طالبات ہیں۔ ہمارے ہی اسکول میں نہیں بلکہ تمام گرلز سکولوں میں دو یا تین قادیانی ٹیچرز موجود ہیں۔ جو مسلمان طالبات میں یہ تبلیغ کرتی ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی امام آخرالزماں ہیں۔ نبی ہے، مہدی ہے۔ مسیح ہے تمہاری نجات اسی میں ہے کہ مرزا قادیانی کو امام آخرالزماں تسلیم کر لو۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ اسلامیات کے اسباق انہیں قادیانی ٹیچرز کے سپرد ہیں۔ اسلامیات کے اسباق میں وہ قادیانیت کی آمیزش کرتی ہیں۔ اور غلط انداز میں اسباق پڑھاتی ہیں۔ مزید ستم ظریفی یہ کہ قادیانی لٹریچر اپنی میز پر سجا کر رکھتی ہیں وہ قادیانی ٹیچرز مسلمان طالبات سے بحث بھی کرتی ہیں۔ ان کی مرضی کے خلاف جواب ملے تو وہ مسلمان طالبات کو نہ صرف ڈانٹ دیتی ہیں بلکہ تھپڑ بھی مار دیتی ہیں۔ علامہ اقبال ہمارے آئیڈیل شاعر ہیں ہمیں یہ کہتی ہیں کہ وہ غلط شاعر تھا اور شرابی کبابی تھا۔ زیادہ ہی غصہ کریں تو وہ مسلمان طالبات کو کلاس سے نکال دیتی ہیں۔ ہیڈ مسٹریس (ہیڈ مسٹریس) کو مسلمان طالبات نے اس صورت حال کی طرف توجہ دلائی تو ان کا جواب یہ ہوتا کہ میں خود مجبور ہوں کچھ بڑے ان کے پشت پناہ بنے ہوتے ہیں۔ (یعنی محکمہ تعلیمات کے بڑے افسران کے حامی ہیں ادارہ)

یہ قادیانی استانیاں ہمارے ذہن اس طرح بھی خراب کرتی ہیں کہ قادیانیوں کا کراچی سے ایک ماہنامہ "مسرت و کہکشاں" کے نام سے نکلتا ہے۔ وہ مسلمان طالبات کو تلقین کرتی ہیں کہ اسے پڑھا کریں جب کہ ہم اپنا پیارا رسالہ ختم نبوت پڑھتی ہیں خدارا ہمیں قادیانی ٹیچرز کی گمراہ کن تبلیغ سے بچائیں اور ان کی برطرفی کا مسئلہ اٹھائیے۔

یہ ہے وہ خط جو ہمیں مسلم طالبات کی جانب سے موصول ہوا۔ ہم اس سلسلہ میں پہلی گذارش تو میرپور خاص کے مسلمانوں خصوصاً نوجوانوں سے کریں گے کہ خدارا وہ اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور اپنی بچیوں اور بیٹیوں کو ان قادیانی ٹیچرز سے بچایئے دوسری گذارش محکمہ تعلیم صوبہ سندھ سے کرتے ہیں کہ وہ ان استانیوں کو فوراً برطرف کریں ورنہ اگر میرپور خاص کے حالات خراب ہوئے تو ان کی ذمہ داری محکمہ تعلیم کے ان افسروں پر عائد ہو گی جو ان قادیانی ٹیچرز کی پشت پناہی کرتے ہیں۔

حکومت قادیانیوں کی سرپرستی کرنا بند کرے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کے سرپرست حاجی عبدالحمید رحمانی صاحب نے اپنے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ مسلم لیگی حکومت قادیانیوں کی سرپرستی کر رہی ہے اور انہیں خود کلیدی آسامیاں فراہم کر رہی ہے انہوں نے کہا کہ حال ہی میں پنجاب پراونشل کوآپریٹو بنک علامہ لمیٹڈ میں ایک متعصب قادیانی کو ڈائریکٹر نامزد کیا ہے اس ادارے میں چار ڈائریکٹر ہوتے ہیں دو حکومت کی طرف سے نامزد اور منتخب شدہ حکومت نے نامزد ڈائریکٹروں سے قادیانی ڈائریکٹر نامزد کیا ہے انہوں نے حکومت سے اپیل کی ہے کہ اس قادیانی مرتد کو فوری طور پر اس اہم کلیدی عہدے سے ہٹایا جائے تاکہ مسلمانوں میں پائی جانے والی بے چینی دور ہو سکے اور یہ تاثر بھی کہ مسلم لیگ کی حکومت قادیانیوں کی سرپرستی کر رہی ہے۔

امریکہ کی قادیانیت نوازی

چوہدری عبدالحمید رحمانی کا احتجاج

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ صاحب کا ایک اجلاس زیر صدارت، چوہدری عبدالحمید سرپرست مجلس ہذا منعقد ہوا جس میں امریکہ کی اس شرط پر افسوس کا اظہار کیا گیا کہ اگر قادیانیوں کو مذہبی آزادی دی جائے تو پاکستان کی امداد کی جائے گی۔ اجلاس میں اس شرط پر سخت غم و غصہ کا اظہار کیا گیا اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ننکانہ کے صدر محمد متین خالد نے حکومت پر زور دیا کہ وہ امریکہ کی کسی ایسی شرط کو منظور نہ کرے مرزائی اسلام اور پاکستان کے غدار ہیں یہ آئے دن ملک پاکستان کے خلاف سازشیں کرتے رہتے ہیں۔ ان کو لگام دی جائے اور انہیں اسلامی شعائر استعمال کرنے سے روکا جائے اور صدارتی آرڈیننس مجریہ ۱۹۸۴ء پر سختی سے عملدرآمد کرایا جائے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حاجی عبدالحمید رحمانی نے کہا کہ مجاہدین ختم نبوت امریکہ کی ہر مشروط امداد مسترد کرتے ہیں اور ایسی امداد دینے والے ممالک کو ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔

تھل کے عوام شیرازن کے بائیکاٹ میں

ختم نبوت کا ہراول دستہ ثابت ہوں گے

ڈاکٹر دین محمد فریدی

ڈیرہ غازی خان (عبدالحمید ساجد) ختم نبوت کے دیرینہ کارکن

ڈاکٹر دین محمد فریدی نے شیزان کے بائیکاٹ کے سلسلہ میں ولیوالہ، جنڈیانوالہ، بیلاں، کروڑ لعل عیسن کے تاجروں اور عوام کو مبارک باد دیتے ہوئے کہا ہے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر آپ نے شیزان کا بائیکاٹ کرکے اپنے آپ کو ختم نبوت کا ہراول دستہ ثابت کر دیا ہے۔ دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر دے اور ثابت قدم۔ اب ملک میں مرزائیوں کے لئے دو ہی راستے ہیں مرزا غلام قادیانی کی جھوٹی نبوت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو جائیں یا ملک کے قانون کو تسلیم کرکے شامل ہو جائیں ورنہ ان کا ہر معاملہ میں اقتصادی بائیکاٹ جاری رہے گا۔

ایک قادیانی مرتد کے نواسے، دوسرے کے فرزند تیسرے کے بھانجے کیپٹن ڈاکٹر جمیل الرحمن

کا نعرۂ حق

پشاور، مشہور بدنام زمانہ آنجہانی سیف الرحمان قادیانی بازید خیل جس کے متعلق مشہور ہے کہ یہ شخص مرزا زندیق قادیانی کا صحابی تھا اس مرتد کے نواسے اور ضلع ہزارہ کے مشہور قادیانی آنجہانی محمد الرحمٰن محکمہ تعلیم تبلی کے فرزند اور غیر مسلم زندیق حبیب الرحمٰن المشہور قلندر مومند اور پشتو ڈکشنری پراجیکٹ کے بھانجے ڈاکٹر جمیل الرحمٰن جن کا کلینک فقیر آباد نمبر 2 پشاور میں واقع ہے اس ڈاکٹر صاحب کے متعلق مشہور تھا کہ یہ بھی مرزا غلام احمد زندیق کے جال کفر میں پھنسا ہوا ہے اس اطلاعات کی روشنی میں پشاور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تو سیع شہر کا ایک جامع تبلیغی پروگرام مرتب کیا فقیر آباد نمبر 1 فقیر آباد نمبر 2 زریاب کالونی، نواز آباد افغان کالونی یاسین کالونی، پیراں غائب کالونی لطیف آباد وغیرہ میں چالیس سے زائد اجتماعات منعقد کرکے کفریات مرزا پر تقاریر کیں اور مرزائیوں خصوصاً ڈاکٹر جمیل الرحمٰن اور شیزان کے مشروبات کے بائیکاٹ کے متعلق مسلمانوں سے وعدہ کیا۔ اس سارے پروگرام میں علاقہ بھر کے علمائے کرام جن میں مولانا گل رحمٰن صاحب مولانا کاکی جان صاحب، مولانا مصباح الدین صاحب مولانا فضل الٰہی صاحب، مولانا عبدالحئی صاحب، مولانا غلام محمود صاحب، مولانا فضل حق صاحب، مولانا محی الدین، مولانا قاری اختر گل صاحب، مولانا عبدالرحیم صابر صاحب، اور مولانا عاقل شاہ صاحب نے بھرپور تعاون کیا اور اسی سلسلہ میں چند مسلم نوجوانوں اور علاقے کے معززین کی کوششوں سے ڈاکٹر کیپٹن جمیل الرحمان صاحب نے ایک تحریری بیان حلفی کے ذریعے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے بھرپور کاروں کو کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کیلئے ملت اسلامیہ کے عقیدے پر مہر ثبت کرکے اسلام سے اپنی وابستگی کا علمائے کرام اور عوام کی موجودگی میں اعلان کیا حلفیہ بیان کی فوٹو کاپی علاقہ بھر میں تقسیم کی گئی اور مجلس پشاور کی طرف سے پوسٹر کے ذریعے حلفیہ بیان کا عکس شائع کر دیا گیا اس کامیاب تبلیغی کوشش پر علاقہ بھر کے مسلمانوں میں خوشی اور مسرت کی لہر دوڑ گئی اس پروگرام میں مرکزی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے آمدہ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔

مجلس اسماعیل زئی کالونی ملتان کے عشائیے میں راہنمایان مجلس کا خطاب

ملتان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسماعیل زئی کالونی ملتان کے نشر و اشاعت سیکرٹری محمد اسلم بھٹی نے اپنے گھر پر واقع اسماعیل زئی کالونی میں ایک عشائیہ کا اہتمام کیا تقریب کے مہمان خصوصی جناب پروفیسر محمد منشا سلیمی صاحب تھے جبکہ اس تقریب کی صدارت جناب محمد متین خالد صاحب صدر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے کی جبکہ سٹیج سیکرٹری کے فرائض مجلس کے جنرل سیکرٹری اکبر علی نجیب نے دیئے تقریب کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اس کے بعد نعت رسول مقبول قاری محمد عارف صاحب نے پڑھی نشر و اشاعت سیکرٹری محمد اسلم بھٹی نے رسوائے زمانہ قادیانی کی مشروب ساز فیکٹری شیزان ہوٹل کے مکمل بائیکاٹ پر زور دیا دکانداروں میں جناب ملازم حسین جناب ناصر صاحب جناب حاجی صاحب جناب صوفی اور دوسرے دکانداروں نے مکمل تعاون کا یقین دلایا اس کے بعد تقریب کے صدر جناب محمد متین خالد صاحب، اپنے بیان میں رد قادیانیت پر روشنی ڈالی اور اہل اسلام کو اس فتنہ سے آگاہ کیا تقریب کے مہمان خصوصی جناب پروفیسر محمد منشا سلیمی نے اپنے بیان میں کہا کہ مرزائیت ایک شیطانی ٹولہ ہے اور امت محمدیہ کیلئے ایک بہت بڑا فتنہ ہے آپ نے نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ اس فتنے کیلئے کربستہ ہو جائیں مجلس کے نائب صدر جناب محمد لطیف صاحب نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ مولانا اسلم قریشی کو جلد از جلد برآمد کرے اور ملزموں کو گرفتار کیا جائے اس تقریب میں مقامی مجلس کے صدر محمد اختر حمید فنانس سیکرٹری محمد شیراز اور جوائنٹ سیکرٹری راجہ یونس مخلص کارکن محمد طارق، اجمل خان اختر علی، اکبر علی نجیب اور معززین اہل کالونی انجمن عاشقان رسول قادر پور راں کے صدر ملک غلام قاسم نائب صدر مظہر عباس جنرل سیکرٹری عالمگیر نے بھی شرکت کی آخر میں مجلس کے ناظم علی محمد طاہر ملک نے قرارداد پیش کی مولانا محمد اسلم قریشی کو زندہ برآمد کیا جائے، قادیانی آرڈیننس پر عملدرآمد کرایا جائے قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے الگ کیا جائے طلبہ کے داخلہ فارموں میں حلف نامہ کی بنیاد پر مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے جناب محمد شاہد کی دعا پر یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی

قادیانیوں سے کسی قسم کا لین دین نہ کریں

مولانا غلام غوث

ٹنڈو غلام علی (نمائندہ ختم نبوت) جمعۃ المبارک کو ڈی جامع مسجد میں مولانا غلام غوث نے ختم نبوت کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے کہا کہ جو لوگ نماز نہیں پڑھتے۔ جو لوگ زکوٰۃ نہیں دیتے۔ جو لوگ روزہ نہیں رکھتے خدا اپنی رحمت سے انہیں جنت میں بھیج سکتا ہے۔ لیکن جو لوگ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے بعد دوسروں کو بھی نبی تسلیم کرتے ہیں خدا ان کو جہنم میں پہنچائے گا۔ چاہے وہ لوگ کتنی نمازیں، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ ادا کریں جب تک حضورؐ سے محبت اور حضورؐ کے دشمنوں سے دشمنی نہیں رکھے گا وہ جنت میں کبھی بھی داخل نہیں ہو گا۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ سب لوگ وعدہ کریں کہ آئندہ مرزائیوں سے کسی بھی قسم کا لین دین نہیں کریں گے اور ان گستاخان رسول سے مکمل بائیکاٹ کریں۔

ربوہ کے ہیڈ ماسٹر کو فوراً تبدیل کیا جائے

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول ربوہ کے مسلمان ہیڈ ماسٹر میاں محمد منظور کے خلاف مسلم اساتذہ کی طرف سے لگائے گئے الزامات کی تحقیقات کے لئے ڈائریکٹر تعلیم سکو فرمیاں عارف سلیم نے جامع ہائی سکول فیصل آباد کے پرنسپل چوہدری محمد جمیل کو انکوائری افسر مقرر کرنے کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے۔ کہ جماعت نہم سی اور نہم ای کے انگریزی اور ریاضی کے مارک شدہ پرچوں میں دھاندلی کرنے پر ڈپٹی کنٹرولر امتحان ٹیچر محمد خان کو فوری طور پر ربوہ سے تبدیل کیا جائے انہوں نے کہا کہ جب سے موجودہ مسلمان ہیڈ ماسٹر تبدیل ہو کے ربوہ آئے ہیں مرزائی اساتذہ کی سرگرمیاں بہت بڑھ گئی ہیں اور قادیانی طلباء امتناع قادیانی آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسلام اور پاکستان کا مذاق اڑا رہے ہیں اور ایک قادیانی طالب علم نے محمد خالد ٹیچر کی کلاس میں پاکستان کا مطلب کیا پر نظریہ پاکستان اور اسلام کے خلاف ایک نظم پڑھی اسی طرح اس مسلمان ہیڈ ماسٹر کے دور میں ایک مسلمان ٹیچر، مشتاق احمد جن کا تبادلہ ہو چکا ہے نے قادیانی غیر مسلم ڈاکٹر عبدالسلام کے بارے میں پرچہ مرتب کیا اور طلبہ نے غیر مسلم ڈاکٹر سلام کو مرزا غلام احمد قادیانی کا صحابی اور مسلمان لکھا جو زیر دفعہ ۲۹۸۔ بی کا جرم ہے۔ جس پر مقدمہ درج کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ہیڈ ماسٹر کو فوری طور پر تبدیل کر دیا جائے۔

قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے الگ کیا جائے

جلالپور پیروالہ۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد صادق صدیقی تین روزہ دورے پر، جلالپور پیروالہ تشریف لائے۔ پریس کانفرنس میں مولانا نے کہا کہ سابقہ حکومت نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا اور اس سلسلہ میں موجودہ حکومت کو چاہیے باقی ماندہ مسائل حل کرے۔ انہوں نے کہا، کہ ابھی تک قادیانیوں کو کلیدی آسامیوں سے علیحدہ نہیں کیا گیا۔ مولانا صدیقی نے کہا کہ حکومت کا فرض ہے کہ قادیانیوں کو تمام کلیدی اسامیوں سے فی الفور ہٹا دیا جائے۔ انہوں نے قادیانیوں سے کہا کہ وہ پاکستان میں غیر مسلم بن کر رہیں یا وہ مسلمان ہو جائیں۔ عبدالرحمان جامی نقشبندی چیف آرگنائزر مجلس تحفظ حقوق اہل سنت و جماعت جلالپور پیروالہ نے کہا کہ تعلیمی نصاب میں عقیدہ ختم نبوت کا باب شامل کیا جائے قادیانیوں کے پاسپورٹ منسوخ کیے جائیں۔ اور ربوہ کا نام صدیق آباد رکھا جائے۔ ربوہ کی اراضی قابضین کو براہ راست حقوق ملکیت دیئے جائیں۔ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے۔

مرزائیت کا تعاقب پوری دنیا میں شروع کر دیا گیا ہے

جلال پور پیروالہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے مرکزی مبلغ محمد اسماعیل شجاع آبادی نے کہا کہ اب پوری دنیا میں مرزائیت کا پر زور تعاقب شروع کر دیا گیا ہے۔ الحمد اللہ اس وقت برطانیہ، کینیڈا، ناروے، سویڈن، ڈنمارک، جنوبی افریقہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔ یورپین ممالک کیلئے لندن کے وسط میں آٹھ ہزار چھ سو مربع فٹ پر مشتمل گرجا گھر خرید کر کے عالمی مرکزی تبلیغ قائم کر دیا گیا ہے۔ وہ یہاں جامع مسجد موسوریہ جلالپور پیروالہ میں جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے مسلمانان پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے متحد و متفق ہو کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔

خانپور کی ڈائری

رپورٹ: عبداللطیف مغل

گذشتہ ہفتہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد غلہ منڈی خان پور میں ہوئی۔ انتظامات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خان پور اور ختم نبوت یوتھ فورس نے کئے۔ اجتماع بعد نماز عشاء ہوا۔ جس کے مہمان خصوصی خطیب حرم مدرس کعبۃ اللہ مولانا محمد مکی حجازی تھے خطیب حرم کی تشریف آوری پر پورے شہر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ نماز مغرب کی امامت بھی خطیب حرم نے جامع مسجد غلہ منڈی خان پور میں کرائی۔ نماز مغرب کے بعد حضرت مولانا مطیع الرحمٰن درخواستی نے خطیب حرم کے اعزاز میں عشائیہ دیا گیا۔ جس میں شہر بھر کے معززین شریک تھے۔ پھر خطیب حرم نے ختم نبوت یوتھ فورس کے استقبالیہ میں خطاب فرمایا۔ بعد از نماز عشاء جامع مسجد غلہ منڈی خان پور

جلسہ عام ہوا۔ شہر ہی نہیں بلکہ لوگ بیسیوں میلوں کا سفر کرکے اپنے محبوب مذہبی رہنما خطیب حرم مولانا محمد مکی کی ایک جھلک دیکھنے آئے تھے۔ ختم نبوت کانفرنس کا آغاز قاری عبدالرزاق عابد کی تلاوت سے ہوا پھر رحمۃ اللعالمین کے حضور نذرانہ عقیدت عبدالمجید درخواستی، عبدالرحیم ساجد اور حبیب مغل نے پیش کیا اسٹیج سیکرٹری کے فرائض ختم نبوت یوتھ فورس کے ضلعی صدر جناب ابوبکر صدیقی نے ادا کئے اجلاس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا شفیق الرحمان درخواستی نے فرمائی۔ مقررین میں مولانا قاری عماد اللہ شفیق، مولانا محمد احمد مبلغ ختم نبوت، مولانا عبدالعزیز ڈاہر، مولانا مفتی حبیب الرحمان درخواستی، پیرزادہ مولانا عزیز احمد جانشین حضرت بہلوی، مولانا محمد رمضان لقمانی طالب العلم راہی عبدالوحید طاہر، مسعود احمد الحاج ہدایت اللہ محمود۔ حافظ سمیع اللہ نے خطاب کیا۔ خطیب حرم مولانا محمد مکی کے خطاب سے پہلے مولانا محمد عبدالکریم ندیم خطیب جامع مسجد غلہ منڈی خان پور و ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خان پور و مرکزی ناظم نشریات مجلس علماء اہلسنت پاکستان اپنے محبوب مذہبی راہنما کو سپاس عقیدت پیش کیا اور تشریف آوری کا شکریہ ادا کیا۔ قادیانی شرو سے پابندی، کلیدی آسامیوں سے برطرفی کا مطالبہ کیا۔ خطیب حرم سے قبل مولانا عبدالشکور دین پوری صدر مجلس علماء اہلسنت پاکستان نے حرمین شریفین کے فضائل بیان فرمائے۔ آخر میں مدرس کعبۃ اللہ مولانا محمد مکی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت اور رحمۃ اللعالمین پر خطاب فرمایا خطیب حرم نے فرمایا کہ قیامت تک کعبۃ اللہ اور حرم نبوی کی حفاظت اور تقدس رحمت عالم کی ختم نبوت کا بیّن ثبوت ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں قرآن کریم آخری کتاب ہے۔ کعبۃ اللہ آخری قبلہ ہے۔ صحابہ آخری مقدس جماعت ہے اور یہ امت آخری امت ہے۔ ہمارا دین کامل اکمل ہے۔ اس میں کسی قسم کی زیادتی کفر ہے۔ آخر میں شیخ حرم نے دعا فرمائی۔ اور ترغیب دی کہ شریعت نام ہی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال و احکام اور اصحاب رسول کی تشریحات کا نام ہے۔ کانفرنس میں ختم نبوت یوتھ فورس کے اشرف ندیم۔ عبدالرحیم ظفر عبدالمالک آصف۔ چوہدری اکرم۔ محمد طاہر ڈاہر عبدالقدیر ڈاہر۔ ظفر ڈاہر۔ حافظ خلیل الرحمان۔ حافظ یوسف صلاح الدین۔ اشفاق احمد۔ محمد ساجد۔ و دیگر ارکان نے محنت و جانفشانی سے کام کیا اور اپنے اکابر کی سرپرستی کا شکریہ ادا کیا۔

قصور کی ڈائری

محمد یحییٰ ہمدانی قصوری

ضلع

قصور کے تھانہ گنڈا سنگھ والا میں واقع موضع کھر بیٹر ٹھاڑ کو مرزائی اپنا گاؤں کہتے ہیں۔ کیونکہ مرزائی وہاں کچھ زمین کے مالک ہیں۔ اور ان کے بیس بائیس گھر ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت قصور کے ایک کارکن قاری عبدالرحمان اسی گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے مارچ کے شروع میں قصور مجلس کے رہنماؤں اور کچھ علماء کرام کو گاؤں بلایا۔ اور وہاں ماشاء اللہ چوہدری فضل حسین صدر مجلس قصور حاجی اللہ دتہ مجاہد ناظم اعلیٰ اور مولانا علامہ محی الدین سلفی نے اپنی زبردست تقریر سے گاؤں کے مسلمانوں کے ایمان تازہ کئے۔ اور انہیں مرزائیت کی تاریخ سے آگاہ کرتے ہوئے مرزائیوں کی طرف سے اٹھائے جانے والے بعض علمی سوالات کے جواب ذہن نشین کرائے۔ اس یک روزہ جلسہ کے بعد وہاں کے مرزائیوں نے علماء کی تقاریر کے الٹے سیدھے جواب دینا شروع کر دیئے اور ساتھ ہی بعض مسلمانوں کو دھمکیاں دیں کہ آئندہ کوئی مولوی یہاں آیا تو زندہ واپس نہ جائے گا۔ چنانچہ گاؤں کے مسلمانوں نے ۱۹ اپریل ۸۷ء کے لئے مولانا منظور احمد ایم پی اے (پنجاب) مولانا محی الدین سلفی اور عالمی مجلس کے ضلعی صدر چوہدری فضل حسین صاحب کو دعوت دے دی۔ جلسہ کی صدارت کے لیے علاقہ کی یونین کونسل کے چیئرمین سردار سید محمد صاحب کو دعوت دی گئی اور سردار صاحب موصوف نے اپنے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ ۱۹ اپریل کو بعد ظہر ہی سے گاؤں کے ڈیرہ میں جلسہ کا آغاز ہوا۔ علاقہ بھر سے آئے ہوئے ہر مکتب فکر کے علماء اور عوام نے پورے جوش و خروش سے حصہ لیا اور مرزائیت کے خلاف اپنے بھرپور تاریخی جذبہ کا مکمل مظاہرہ کیا۔ شہر اور علاقہ سے آئے ہوئے مسلمانوں کا زبردست خیر مقدم کیا۔

چوہدری فضل حسین صدر مجلس ضلع قصور اور سردار سید محمد ڈوگر چیئرمین یونین کونسل بارید پور نے استقبالیہ خطاب کیا۔ اللہ دتہ مجاہد جنرل سیکرٹری مجلس تحفظ ختم نبوت نے تفصیل سے ان حالات پر روشنی ڈالی جن کے نتیجہ میں یہ جلسہ کرنا پڑا۔ انہوں نے ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ کھر بیٹر اور جوڑہ و دیوپورے کے مرزائیوں کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے اور انہیں قانون کا پابند بنایا جائے، مرزائیت کی تبلیغ سے روکا جائے اور ان کے گھروں اور عبادت گاہوں سے کلمہ طیبہ و قرآنی آیات کو محفوظ کیا جائے۔ بعد میں صوبائی اسمبلی کے رکن مولانا منظور احمد چنیوٹی کا مفصل خطاب ہوا جو تقریباً دو گھنٹے جاری رہا۔ آخر میں گاؤں کے مسلمانوں کی طرف سے ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا، اس گاؤں کا ایک مرزائی غلام فرید گورنمنٹ کالج قصور میں لیکچرار ہے گاؤں کے پرائمری سکول میں محمد انور نامی مرزائی ٹیچر ہے اور اس کی بہن جلیلہ نسرین گرلز پرائمری سکول کھر بیٹر میں استانی ہے۔ یہ تینوں افراد اپنی اپنی ملازمت سے مرزائیت کی تبلیغ کا کام لے رہے ہیں اس لیے انہیں ان کی ملازمتوں سے فی الفور برطرف کیا جائے۔ اور یہ حکومت کا فرض بنتا ہے کہ وہ قادیانیوں کو تمام اسامیوں سے فوراً ہٹائے اور ان کی تبلیغ پر پابندی لگائی جائے۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ جناب چوہدری فضل حسین صدر مجلس ضلع قصور نے اے سی قصور ملک سمیع اللہ عابد، ڈپٹی مجسٹریٹ رحیم بخش صاحب، ایس ایچ او تھانہ گنڈا سنگھ والا اور ان کے عملہ کا اور جناب سردار سید

محمد ڈوگر چیئرمین یونین کونسل بازید پور کا اس جلسہ کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں بہترین تعاون کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

مولانا محمد حسین سے علامہ احسان الٰہی ظہیر تک

ہفت روزہ ختم نبوت جلد ۵ شمارہ ۴۸ ٹائٹل پر یہ الفاظ درج ہیں۔

"مولانا محمد حسین آف قادیان سے علامہ احسان الٰہی ظہیر تک"

اور اسی طرح صہ۲۷ " سیاہ پٹی ہیں مولانا محمد حسین آف قادیان سے علامہ احسان الٰہی ظہیر تک" سطر ۴ میں یہ الفاظ درج ہیں۔ (دوسب سے پہلے قادیان میں مولانا محمد حسین کو شہید کیا گیا" یہ واقعہ درستگی کے قابل ہے، یہ مراسلہ ابن فیض (کراچی) کی طرف سے شائع ہوا۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ مراسلہ نگار کو سہو ہوا ہے یا انہوں نے کہیں سے غلط فہمی میں مبتلا ہو کر لکھا ہے۔ مولانا محمد حسین، قادیان کے نہیں تھے۔ بلکہ بٹالہ شہر کے تھے۔ اور زمیندارہ نو نذری بٹالہ کے مالک تھے۔ ان پر حملہ قتل بٹالہ شہر کے تقریباً ۲ میل کے فاصلہ پر کیا گیا تھا۔ جو مرزا محمود خلیفہ قادیان نے ایک شخص قاضی محمد علی نوشہروی مرزائی کو محمد امین خان مبلغ جماعت احمدیہ قادیان کی معرفت کرایہ پر منگوایا گیا تھا۔ مولانا محمد حسین بٹالوی نے مولانا عبدالکریم مباہلہ آف قادیان کی ضمانت حاضری دے رکھی تھی اور گرد اسپور میں مولانا عبدالکریم مباہلہ آف قادیان (جو مرزائیت سے تائب ہو کر مسلمان ہو گئے تھے) قادیان میں ان کا مکان جلایا گیا تھا تاکہ وہ ان کا خاندان اندر ہی راکھ ہو جائیں۔ عبدالکریم مباہلہ نے مرزائیوں کے خلیفہ مرزا محمود پر غلام احمد کے اخلاقی کردار

باقی صہ۱۶ پر

بقیہ از معرکہ احمدآباد

قریب میانی صاحب کے قبرستان میں سپرد خاک کیا زندہ قومیں ہمیشہ اپنے اکابر اور قومی محسنوں کو یاد رکھتی ہیں۔ اور اسی سے اُن کا قومی تشخص اُجاگر ہوتا ہے۔ ہمارے ہر مکتب فکر کے سیاسی رہنماؤں دینی زعماء اور ادیب و شعراء کو بالخصوص اور قوم کو بالعموم چوہدری افضل حقؒ ایسے عظیم رہنما کو نہ صرف یاد رکھنا چاہئے۔ بلکہ ان کے ذکر و فکر کو آگے بڑھانا چاہئے۔

ع پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ لوگ
افسوس تم کو میر سے محبت نہیں رہی

بقیہ از ختم نبوت اور قادیانی الزامات

ختم نبوت کے متعلق بزرگان دین کے عقائد

(۱) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام پر نبوت ختم ہے۔ ملاحظہ ہو اَقُولُ قَد اِنْقَطَعَتْ النُّبُوَّۃُ بِوَفَاتِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم (حجۃ اللہ البالغہ صہ۵ ج۲) یعنی میں کہتا ہوں کہ حضور علیہ السلام کی وفات سے نبوت کا اختتام ہو گیا۔

(۲) نیز حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے اس عقیدے کی مزید وضاحت تفہیمات الٰہیہ صہ۹۱ ج۲ میں بھی کر دی۔

(۳) حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ اپنا عقیدہ یوں بیان فرماتے ہیں۔ کہ کَذٰلِکَ اِسْمُ النَّبِیِّ زَالَ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاِنَّہٗ زَالَ التَّشْرِیْعُ الْمُنَزَّلُ مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ بِالْوَحْیِ بَعْدَہٗ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اس طرح سے آنحضرت علیہ السلام کے بعد نبی کا لفظ کسی پر نہیں بولا جا سکتا کیونکہ آپؐ کے بعد وحی جو تشریعی صورت میں ہی آتی ہے ہمیشہ کے لیے ختم ہو چکی ہے (فتوحات مکیہ صہ۵۸ ج۲ باب نمبر ۷۳ سوال نمبر ۲۵)

(۴) علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ دَعْوَی النُّبُوَّۃِ بَعْدَ نَبِیِّنَا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالاجماع ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے ملاحظہ ہو (شرح فقہ اکبر صہ۲۰۲)

بقیہ از علم

نہیں کرتا) سو یہ شخص بھولا ہوا ہے سو اس کو اس کو یاد دلا دو۔

(۳) اور ایک وہ شخص ہے کہ جانتا نہیں اور یہ بھی جانتا ہے کہ وہ جانتا نہیں سو وہ طالب رُشد ہے۔ اُس کو رُشد کا طریق بتلاؤ

(۴) اور ایک وہ شخص ہے کہ جانتا نہیں اور یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ جانتا نہیں بلکہ مدعی اور معجب اور خود پرست ہے) سو یہ کامل جاہل ہے (جس کو جہل مرکب کہتے ہیں) اس کو چھوڑ دو (اس کو تعلیم و ارشاد بھی نافع نہیں ہوتا۔

بقیہ از تعلیم نسواں

کے معرکوں میں عفزہ بن عامر اپنے شوہر بن عروہ کے ہمراہ رہ کر اپنی شجاعت کے جوہر دکھاتی اور دشمنوں سے بھی داد تحسین پاتی رہیں۔

عورت اور زحمت: غرضیکہ طلوع اسلام سے قبل عورت کو نہ صرف ذلت اور حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا تھا بلکہ اسے ایک برائی ایک نکبت اور ایک زحمت سمجھا جاتا تھا مگر اسلام نے کایا پلٹ دی۔

بقیہ از امام ابوحنیفہ

۱۷۔ عنفوان شباب میں فارغ القلب ہو کر علم حاصل کرو

۱۸۔ امور میں جلد بازی نہ کرو

۱۹۔ جو آدمی کچھ پوچھے تو صرف سوال کا جواب دے دو اپنی طرف سے کچھ اضافہ مت کرو۔

۲۰۔ جو آدمی تمہارے لئے دعا کرے اس کو فراموش نہ کرنا۔

بقیہ: نیشنل بنک

۱۔ علی شیر ڈرائیور کچہری برانچ ملتان جو لوکل بنکس یونین کا ممبر تھا کو صرف اس جرم کی پاداش میں کہ اس نے کسی میٹنگ میں سرکل ہیڈ کو قادیانی بتایا تھا اٹھا کر کبیر والا پھینک دیا۔ جہاں ڈرائیور موصوف کا ذہنی پریشانی کی بناء پر حادثہ ہوا اور اس کی ٹانگیں ٹوٹ گئیں۔

۲۔ طفیل احمد عباسی سنیئر کلرک کا احمد پور شرقیہ سے ملتان تبادلہ کیا۔

۳۔ منیر احمد سنیئر کلرک پرنسپل آفس ملتان، جو کہ مولانا عبدالرحیم اشعر کے پاس آتا جاتا تھا۔ سرکل ہیڈ کو پتہ چلنے پر اپنے دفتر سے اسماعیل آباد ملتان تبادلہ کر کے بھیج دیا۔

۴۔ محمد عمر آفیسر پرنسپل آفس ملتان کا تبادلہ کر کے لیہ بھیج دیا۔ اور اس کی تنخواہ کی ادائیگی روک دی گئی ہے۔

۵۔ نصیر الدین سنیئر ہیڈ کیشئر کو تنخواہ کے بقایاجات عدالت اور ہیڈ آفس کراچی کے احکامات کے باوجود ادا نہیں کیے کیونکہ اس نے کوٹ ادو برانچ کے منیجر اقبال خان قادیانی کے خلاف کام کیا تھا۔ ان کے خلاف مزید انتقامی اقدامات بھی کیے جا رہے ہیں۔ اور آج کل چارج شیٹ کیا ہوا ہے۔

۶۔ صابر فرحت سنیئر کلرک کچہری برانچ بہاولپور کو چارج شیٹ کیا کہ اس نے عمرہ کس کی اجازت سے کیا تھا جب کہ وہ گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے عالمی مزدور سیمینار پر گیا تھا اور وقت ملنے پر اس نے آتے وقت عمرہ ادا کیا جو کہ ایک سعادت ہے۔ اس کے خلاف مسلسل ذہنی اور دفتری امور میں مداخلت کر کے پریشان کیا جا رہا ہے۔

نیشنل بنک کے قادیانی افسران کی مسلمان عملہ پر زیادتیوں اور احمدیوں کی خیر خواہی اور بہبود کے چند واقعات اس لیے قلمبند کیے ہیں کہ وزیر اعظم صاحب جنہوں نے بنکوں کی بے قاعدگیوں کی تحقیقات خود شروع کی ہے کو پتہ چل سکے کہ قادیانی آفیسر کس قسم کی بدعنوانیوں اور مسلمان دشمنی کے مرتکب ہو رہے ہیں اور پاکستان بینکنگ کونسل کے ان جیسی کیسوں کی جن میں قرضے بلا جواز معاف کر دیئے گئے کی تحقیقات میں یہ بات بھی مدنظر رکھیں کہ ان میں کتنے کیس قادیانی قرض خواہوں کے ہیں اور ان میں کیسے کیسے کھیل کھیلے گئے ہیں۔ الزامات ثابت ہونے پر پاکستان بینکنگ کونسل اور متعلقہ قادیانی پارٹیوں کا احتساب کریں، بصورت دیگر یہ اسلام دشمن ٹولہ یہودیوں کی طرح ملکی معیشت پر چھا جائے گا اور ان کی پاکستان دشمنی ایک دن رنگ لائے گی۔

ان سے اغماض برتنا ملک و ملت سے غداری کے مترادف ہوگا۔ اگر حکومت نے بروقت اس بارے میں کوئی مثبت قدم نہ اٹھایا تو مسلمانوں کی بے چینی میں اضافہ ہوگا جو حکومت کو کسی بڑی آزمائش میں مبتلا کر سکتا ہے۔ ان آستین کے سانپوں کا سر کچلے بغیر ملک تخریبی کارروائیوں سے قطعاً محفوظ نہیں رہ سکے گا۔ دشمنانِ ملک و ملت کو کھل کھیلنے کا موقعہ فراہم کرنا کسی طور بھی خالی از نقصان نہیں ہے۔

اپیل

ملک بھر کے ٹیزان ڈسٹری بیوٹروں کے نام

جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ ٹیزان قادیانیوں کی مشروب ساز کمپنی ہے۔ اس کا کثیر حصہ جو کروڑوں میں ہوتا ہے۔ نبی آخر زماں ﷺ اسلام اور پاکستان کیخلاف پراپیگنڈے کے طور پر استعمال ہوتا ہے لہذا آپ سب ڈسٹری بیوٹر حضرات سے غیرت اسلامی کے نام کے پر زور درد مندانہ اپیل کی جاتی ہے کہ ٹیزان کا مکمل بائیکاٹ کریں، ہمارے پاس ۱۹۶۹ء سے مانسہرہ ٹیزان کی ایجنسی تھی جو کہ ہم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مانسہرہ کی اپیل پر اور خطیب مرکزی جامع مسجد کے حکم پر منسوخ کر دی اور ہمیں خوشی ہے کہ ضلع مانسہرہ میں اس کا مکمل بائیکاٹ ہے۔ آپ حضرات کو چاہیے کہ اپنی ٹیزان کی ایجنسیاں ختم کر کے سچے مسلمان اور سچے پاکستانی ہونے کا ثبوت دیں اور عشق رسالت کا مظاہرہ کریں بقول شاعر

نماز اچھی، روزہ اچھا، حج اچھا، زکوٰۃ اچھی — مگر میں باوجود ان کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں خواجۂ یثرب کی عزت پر — خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

الداعی محمد نوید اینڈ مسکین فروٹ مرچنٹس
ایبٹ آباد شہر مانسہرہ

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان کے اہم مطالبات

(١) محترمی صدر مملکت، جناب وزیر اعظم و معزز ارکان پارلیمنٹ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ ——— گذارش ہے کہ مسئلہ ختم نبوت اسلام کا بنیادی مسئلہ ہے جس کا تحفظ اور اسکے تقاضوں کی تکمیل ہر مسلمان کے فرائض میں شامل ہے اس سلسلہ میں چند اہم امور آپکی توجہ کیلئے پیش کئے جا رہے ہیں ازراہ کرم ان مطالبات کی منظوری کیلئے فوری قدم اٹھا کر ناموس رسالت علی صاحبہا التحیۃ والسلام کے تحفظ میں اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہوں۔

(٢) پاکستان ایک اسلامی نظریاتی مملکت ہے. مملکت کے بنیادی نظریہ سے انحراف کی کسی کو اجازت نہیں ہونی چاہیئے، اسلئے خود حکومت کی قائم کردہ اسلامی نظریاتی کونسل نے ارتداد کی شرعی سزا کے نفاذ کی جو سفارش کی ہے اسے منظور کرکے قانونی شکل دیجائے

(٣) قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کی روک تھام کیلئے ۱۹۸۴ء میں جو صدارتی آرڈیننس نافذ ہوا تھا اس پر عملدرآمد کی صورتحال تسلی بخش نہیں ہے، قادیانی اپنی عبادت گاہوں اور دیگر عمارات پر کلمہ طیبہ لکھ کر اور دیگر اسلامی شعائر استعمال کرکے کھلم کھلا خلاف ورزی کر رہے ہیں. لیکن قانون کے نفاذ کے ذمہ دار ادارے خاموش ہیں اسلئے صدارتی آرڈیننس پر عمل درآمد کا سختی کیساتھ اہتمام کیا جائے

(٤) مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا ہوئے چار سال ہو چکے ہیں لیکن حکومت انکے اغوا کا سراغ لگانے میں قطعی ناکام رہی ہے بلکہ اسلم قریشی کے ورثا کی نشاندہی کیمطابق ملزمان کو شامل تفتیش کرنے سے گریز کیا جا رہا ہے اور تفتیشی ادارے اسوقت عملاً معطل ہیں. مولانا اسلم قریشی کی بازیابی بہرحال حکومت کی ذمہ داری ہے ۱۶ فروری ۸۷ء کو وزیر اعظم پاکستان نے مرکزی مجلس عمل کے رہنماؤں سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کیا جائے۔

(٥) ساہیوال اور سکھر میں قادیانی جارحیت کا شکار ہونیوالے شہدائے ختم نبوت کے مقدمات کے فیصلوں کا اعلان کیا گیا، رحم کی اپیلیں صدر مملکت کی میز پر پڑی ہیں، جان بوجھ کر تاخیر کرکے انکو سول عدالتوں میں جانیکا موقعہ فراہم کیا جا رہا ہے. حکومت ان فیصلوں پر بلاتاخیر عمل کرکے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

(٦) کسی بھی نظریاتی مملکت میں کلیدی اسامیاں مملکت کے بنیادی نظریہ کے مخالفین کیلئے ممنوع ہوتی ہیں اسلئے فوج اور سول کے تمام کلیدی عہدوں کو قادیانیوں اور دیگر غیر مسلموں کیلئے قانوناً ممنوع قرار دیا جائے

(٧) قادیانیوں نے مردم شماری اور ووٹروں کے اندراج میں خود کو غیر مسلم کے طور پر لکھوانے اور اسمبلیوں میں اپنے لئے مخصوص نشستوں کو قبول نہ کرنے کو پالیسی بنالیا ہے جو آئین سے سراسر انحراف اور بغاوت ہے. قادیانیوں کو غیر مسلم ووٹروں کے خانے میں اندراج اور مخصوص نشستیں قبول کرنیکا قانوناً پابند بنایا جائے ورنہ قادیانی جماعت کیخلاف آئین سے بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلا کر اسے خلاف قانون قرار دیا جائے

(٨) مسجد مسلمانوں کی عبادت گاہ اور اسلام کا مخصوص شعار ہے اور کسی غیر مسلم کو مسجد کا نام اور ہیئت بطور عبادت گاہ استعمال کرنیکا حق نہیں ہے اسلئے جو مساجد مسلمانوں نے تعمیر کی تھیں اور کسی طریقہ سے قادیانیوں نے ان پر قبضہ کیا ہوا ہے وہ مسلمانوں کو واپس دلائی جائیں اور قادیانیوں کی تعمیر کردہ عبادت گاہوں کی ہیئت قانوناً مسجد سے مختلف مقرر کیجائے۔

(٩) قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کرکے بیرون ملک مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں اسلئے حکومت کیطرف سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ خوش آئند بات ہے مگر اس دھوکہ دہی کو مکمل طور پر روکنے کیلئے شناختی کارڈ اور تعلیمی اسناد فارم ہائے داخلہ اور راشن کارڈ میں بھی حلف نامہ کی بنیاد پر مذہب کے خانہ کا اندراج ضروری ہے

(١٠) ربوہ کی زمین قیام پاکستان کے بعد انگریز گورنر سر موڈی کے دور میں انجمن احمدیہ نے کوڑیوں کے بھاؤ ۹۰ سالہ لیز پر حاصل کی تھیں اور بعد میں جعلسازی کے ذریعہ مالکانہ حقوق حاصل کرلئے انجمن احمدیہ کے نام اس زمین کی الاٹمنٹ منسوخ کرکے ربوہ کے رہائشیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

(١١) ربوہ کا لفظ قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حوالے سے مذکور ہے اور مرزا غلام احمد نے اپنے بارے میں مسیح ہونیکا دعویٰ کیا تھا اس بنیاد پر قادیانیوں نے اپنے صدر مقام کا نام ربوہ تجویز کیا تاکہ قرآن پاک کے حوالے سے لوگوں کو دھوکہ دیا جا سکے اس فریب کاری کو ختم کرنے کیلئے ربوہ کا نام تبدیل کرکے تحریک ختم نبوت کے قائد اول امیر المومنین حضرت صدیق اکبرؓ کے نام پر صدیق آباد رکھا جائے۔

حکومت پاکستان نے مسلم اوقاف اور غیر مسلم اوقاف کے دو الگ محکمے قائم کرکے دونوں قسم کی وقف جائیدادوں کو سرکاری تحویل میں لیا ہوا ہے لیکن قادیانی اوقاف آزاد ہیں، اسلئے ضروری ہے کہ دیگر غیر مسلم اوقاف کیطرح قادیانی اوقاف کو بھی سرکاری تحویل میں لیا جائے

منجانب: کل جماعتی مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان حضوری باغ روڈ ملتان